ગુજરાત શૈક્ષણિક સંશોધન અને તાલીમ પરિષદ, ગાંધીનગરના પત્ર-ક્રમાંક
જીસીઈઆરટી / અભ્યાસક્રમ / માધ્યમ / ૨૦૧૫ / ૬૪૧, તા. ૯-૧-૨૦૧૫ થી મંજૂર

مدرس اور والدین کے لیے مدرس ایڈیشن
الگ سے تیار کیا گیا ہے۔
اس کا استعمال ضرور کریں۔

اردو

جماعت ۴

(پہلا سمیسٹر-دوسرا سمیسٹر)

ઉર્દૂ ધોરણ ૪ (પ્રથમ સત્ર - દ્વિતીય સત્ર)

عہد نامہ

بھارت میرا وطن ہے۔
تمام بھارتی میرے بھائی بہن ہیں۔
میں اپنے وطن سے محبت کرتا ہوں اور
اس کے شاندار بوقلموں ورثے پر فخر کرتا ہوں۔
میں ہمیشہ اس کے شایانِ شان بننے کی کوشش کرتا رہوں گا۔
میں اپنے والدین، اساتذہ اور بزرگوں کی
تعظیم کروں گا اور ہر شخص کے ساتھ ادب سے پیش آؤں گا۔
میں اپنے وطن اور اہل وطن کو اپنی عقیدت پیش کرتا ہوں۔
ان کی فلاح و بہبودی میں ہی میری راحت ہے۔

Price : ₹ 46.00

طالب علم کا نام : ____________________
اسکول کا نام : ____________________
کلاس : __________ رول نمبر : __________

گجرات راجیہ شالا پاٹھیہ پستک منڈل
'ودیاین'، سیکٹر 10 / A، گاندھی نگر- 382010

© گجرات راجیہ شالا پاٹھیہ پستک منڈل، گاندھی نگر
اس درسی کتاب کے جملہ حقوق بحق گجرات راجیہ شالا پاٹھیہ پستک منڈل محفوظ ہیں۔ اس درسی کتاب کے کسی بھی حصہ کو کسی بھی صورت میں گجرات راجیہ شالا پاٹھیہ پستک منڈل کے ڈائرکٹر کی تحریری اجازت کے بغیر شائع نہیں کیا جا سکتا۔

مشیر مضمون
جناب ایم۔ جی۔ بمبئی والا

تصنیف - تالیف
محترمہ شریف النساقاضی
جناب محمد عارف شیخ
محترمہ شاہدہ بانو شیخ
جناب اقبال حسین بوکڑا

تبصرہ
محترمہ پروین بانو این۔ شیخ
محترمہ آفرین بانو آئی۔ شیخ

تصاویر
باریا راجیش
تابش گرافکس

ترتیب و اشاعت ترتیب
شری ہرین پی. شاہ
(منڈل کے نائب دائریکٹر، اکیڈمک)

طباعت ترتیب
شری ہریش ایس لمباچیا
(منڈل کے نائب ڈائریکٹر- پروڈکشن)

پیش لفظ

NCF-2005 نیز RTE-2009 کے پیش نظر پورے ملک میں پرائمری تعلیم، تعلیمی نصاب، درسی مواد اور درسی کتابوں نیز تعلیم کے مجموعی عمل میں تبدیلیاں ہو رہی ہیں۔ یہ تبدیلیاں متعلقہ مضامین کے متعلق ہماری فہم نیز درس و تدریس کے عمل کے متعلق اور ہماری سمجھ سے متعلق ہے۔ طلبہ کی تخلیقی صلاحیت، قوتِ فکر، قوت استدلال اور تجزیہ کرنے کی صلاحیت فروغ پائے یہی نئے نصابِ تعلیم کا اہم مقصد ہے۔ اِس رجحان کو مدّ نظر رکھ کر جی۔سی۔آر۔ٹی، گاندھی نگر کے ذریعے تیار کردہ **جماعت ۴ اردو (پہلا-دوسرا سمیسٹر)** کی یہ درسی کتاب طلبہ، اساتذہ اور والدین کے سامنے رکھتے ہوئے منڈل کافی مسرّت محسوس کرتا ہے۔

نئے نصاب، نئے درسی مواد اور درسی کتابوں کی تخلیق کے اس سارے عمل میں IGNUS-erg ٹیم کے ارکان نے مسلسل رہنمائی فراہم کر کے اسٹیٹ رِسورس گروپ کے ممبران کو مزیّن کیا ہے۔ اس سارے عمل کے دوران UNICEF کا تعاون بھی ملا ہے۔ الگ الگ مضامین کے کور گروپ کے ارکان نے بھی وقتاً فوقتاً معاونت کی ہے۔

اس کتاب کی اشاعت سے پہلے اُس کے مسودے کے سبھی پہلوؤں پر اس سطح پر تعلیمی عمل کرنے والے اساتذہ حضرات اور ماہرین تعلیم کے ذریعے تبصرہ کیا جا چکا ہے۔ اساتذہ حضرات اور ماہرین تعلیم کے مشوروں کے پیش نظر مسودے میں ضروری ترمیم و اضافہ کرنے کے بعد ہی زیر نظر کتاب تیار کی گئی ہے۔

اس درسی کتاب کو معیاری اور طلبہ کے لیے مفید بنانے کے لیے خاصی محنت کی گئی ہے۔ بچّے خوشی خوشی اس کی رنگین اور جاذبِ نظر پیش کش سے لطف اندوز ہوں ایسی کوشش بھی کی گئی ہے۔

اس درسی کتاب کو اغلاط سے پاک کرنے کی حتی البساط کوشش کی گئی ہے۔ تاہم درس و تدریس میں دلچسپی رکھنے والے احباب کی جانب سے ہدایات و آراء کا خیرمقدم کیا جائے گا۔

پی۔ بھارتی (IAS)
ڈائریکٹر
تاریخ : 21-11-2019

پاٹھیہ پُستک منڈل
گاندھی نگر

پہلی طباعت - 2015 ، طباعتِ نو - 2016، 2017، 2018، 2019، 2020
ناشر : گجرات راجیہ شالا پاٹھیہ پستک منڈل -'وِدیاین'، سیکٹر 10-A، گاندھی نگر کی جانب سے۔ پی۔ بھارتی (IAS)، ڈائریکٹر۔
طابع :

بنیادی فرائض

بھارت کے ہر شہری کا یہ فرض ہوگا کہ وہ *

(الف) آئین پر کاربند رہے اور اس کے نصب العین اور اداروں، قومی پرچم اور قومی ترانے کا احترام کرے ؛

(ب) ان اعلیٰ نصب العین کو عزیز رکھے اور ان کی تقلید کرے جو آزادی کی تحریک میں قوم کی رہنمائی کرتے رہے؛

(ج) بھارت کے اقتدار اعلیٰ، اتحاد اور سالمیّت کو مستحکم بنیادوں پر استوار کر کے ان کا تحفظ کرے؛

(د) ملک کی حفاظت کرے اور جب ضرورت پڑے قومی خدمت انجام دے؛

(ہ) مذہبی، لسانی اور علاقائی و طبقاتی تفرقات سے قطع نظر بھارت کے عوام النّاس کے مابین یک جہتی اور عام بھائی چارے کے جذبے کو فروغ دے نیز ایسی حرکات سے باز رہے جن سے خواتین کے وقار کو ٹھیس پہنچتی ہو؛

(و) ملک کی ملی جلی ثقافت کی قدر کرے اور اُسے برقرار رکھے؛

(ز) قدرتی ماحول کو جس میں جنگلات، جھیلیں، دریا اور جنگلی جانور شامل ہیں محفوظ رکھے اور بہتر بنائے اور جانداروں کے تئیں محبت و شفقت کا جذبہ رکھے؛

(ح) دانشورانہ رویّے سے کام لے کر انسان دوستی اور تحقیقی و اصلاحی شعور کو فروغ دے؛

(ط) قومی جائداد کا تحفظ کرے اور تشدّد سے گریز کرے؛

(ی) تمام انفرادی اور اجتماعی شعبوں کی بہتر کارکردگی کے لیے کوشاں رہے تا کہ قوم متواتر ترقّی و کامیابی کی منازل طے کرنے میں سرگرم عمل رہے۔

(ک) ماں باپ یا سرپرست 6 سال سے 14 سال کی عمر تک خود کے بچّے یا زیر سرپرست بچّے کو تعلیمی مواقع فراہم کریں۔

* بھارت کا آئین : دفعہ ۵۱ الف

فہرست

نمبر شمار	سبق		مصنف/مؤلف/شاعر	صفحہ نمبر
	پہلا سمیسٹر			
۱.	ناؤ چلی	(با تصویر کہانی)		۱
۲.	برسات	(نظم)	تلوک چند محرومؔ	۵
۳.	ضمیر کی آواز		مرزا ادیب	۹
۴.	بچے اور کبوتر		تسکینؔ زیدی	۱۴
●	اعادہ : ۱			۱۹
۵.	پہیلیاں			۲۱
۶.	دریا کنارے چاندنی	(نظم)	اخترؔ شیرانی	۲۵
۷.	ہڈّی کی پلیٹ		سیّد غلام حیدر	۲۹
●	اعادہ : ۲			۳۴
	دوسرا سمیسٹر			
۸.	آؤ خط لکھیں			۴۰
۹.	ہمارے پڑوسی	(نظم)	ظفرؔ گورکھپوری	۴۵
۱۰.	بکری نے دو گاؤں کھالیے		ابرار محسن	۴۸
۱۱.	بہت خوب !			۵۵
●	اعادہ : ۳			۵۹
۱۲.	ژراف			۶۳
۱۳.	تتلی اور گلاب			۶۹
۱۴.	میرا وطن	(نظم)		۷۴
(۱۵)	بہادر بچے			۷۸
●	اعادہ : ۴			۸۲
	اضافی پڑھائی			
(۱)	حمد		حفیظؔ جالندھری	۸۴
(۲)	پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم			۸۶
(۳)	پہلے کام پھر آرام			۸۸
(۴)	گاندی جی کی صفائی پسندی			۹۱

۱. ناؤ چلی

ایک مرتبہ مینڈک، چوزہ، چوہا، چیونٹی اور بھڑ تفریح کے لیے نکلے۔

''آیئے تیرتے ہیں،'' کہتے ہوئے مینڈک پانی میں کود پڑا۔

''لیکن ہمیں تیرنا نہیں آتا'' چوزہ، چوہا، چیونٹی اور بھڑ نے کہا۔

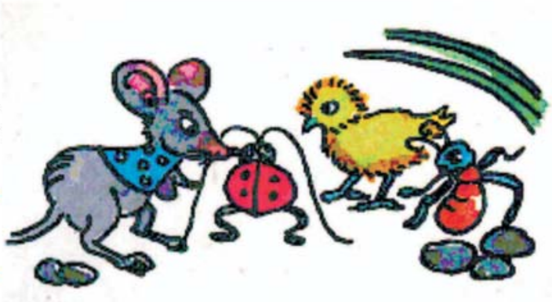

چوزہ، چوہا، چیونٹی اور بھڑ کو مینڈک کی یہ بات پسند نہ آئی۔

چوزہ فوراً گیا اور ایک پتہ لے کر آیا۔ چوہا ناریل کا خول لے آیا۔

سب کام میں مشغول ہوگئے۔

اُن کی ناؤ چل پڑی۔

مینڈک نے پانی سے سر نکالا۔

لیکن وہ ناؤ تک پہنچ نہ سکا۔

الفاظ و معانی

چوزہ مرغی کا بچہ

خود آموزی

ا. ایک-ایک جملے میں جواب لکھیے:

(۱) چیونٹی اور بھڑ کے ساتھ کون۔کون تفریح کے لیے نکلے؟

(۲) پانی میں کون کود پڑا؟

(۳) چوزہ کیا لے آیا؟

(۴) ناریل کا خول کون لایا؟

(۵) تیرنا کسے نہیں آتا تھا؟

۲. مثال کے مطابق جملے بنائیے :

کبوتر : کبوتر غٹرغوں کرتا ہے۔

چڑیا : ....

کوّا : ....

طوطا : ....

مینڈک : ....

۳. تمہارے کمرۂ درس کی کھڑکی سے کیا کیا نظر آتا ہے؟ اسے بیان کیجیے :

۴. نیچے دی گئی تصویر کا مشاہدہ کر کے مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب لکھیے :

زیادہ درخت لگائیے

(۱) تصویر کس کے متعلق ہے؟

(۲) کون پودا لگا رہا ہے؟

(۳) لڑکا کیا کر رہا ہے؟

(۴) آپ کو کتنے درخت نظر آرہے ہیں؟

(۵) تصویر سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

(۶) درخت کے دو فائدے لکھیے۔

۵. قوسین میں دیے گئے الفاظ سے خالی جگہ پُر کیجیے :

(غار، در، بِل، گھونسلا، باڑہ، مکان)

(۱) چوہے کے رہنے کی جگہ ....

(۲) شیر و بھیڑیے کے رہنے کی جگہ ....

(۳) پرندوں کے درخت پر رہنے کی جگہ ....

(۴) بکریوں اور بھیڑوں کو باندھنے کی جگہ ....

(۵) انسان کے رہنے کی جگہ ....

(۶) سانپ کے رہنے کی جگہ ....

۶. قوسین میں دیے گئے الفاظ میں سے مناسب لفظ چُن کر خالی جگہ پُر کیجیے :

(سبزیاں، پرندہ، رنگ، موسم، ماہ، پھل، رشتہ دار)

(۱) جنوری، فروری، مارچ : ....

(۲) سیب، انار، آم : ....

(۳) کالا، پیلا، لال : ....

(۴) سردی، گرمی، برسات : ....

(۵) چاچا، پھوپھا، خالہ : ....

(۶) کریلے، بھنڈی، بیگن : ....

۷. ہدایت کے مطابق لکھیے :

(۱) 'الف' سے شروع ہونے والی گھر کی پانچ چیزوں کے نام لکھیے۔

(۲) ہر چیز کا استعمال لکھیے۔

سرگرمی

- اخبار اور رسائل سے تصویری کہانیاں تلاش کر کے جمع کیجیے۔
- تصاویری کہانیاں حاصل کیجیے۔

❖

۲. برسات

تلوک چند محرومؔ

آ گئی ٹھنڈی ہوا برسات کی   چھا گئی کالی گھٹا برسات کی
دَل کے دَل بادل اُمنڈ کر آ گئے   اور سارے آسماں پر چھا گئے
اے لو، وہ گرجے، وہ آئیں بوندیاں   دید کے قابل ہے یہ سارا سماں
لو، وہ چھینٹے زور سے آنے لگے   پانی، پرنالے بھی برسانے لگے
وہ گرج بادل کی، وہ بارش کا زور   شہر کی گلیوں میں وہ بچوں کا شور
بے تحاشا دوڑتے پھرتے ہیں یہ   اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں جب گرتے ہیں یہ
ناؤ کاغذ کی بناتا ہے کوئی   گیت ساوَن کے سناتا ہے کوئی

الفاظ و معانی

دَل کے دَل بہت زیادہ **دید** نگاہ، نظر، **سماں** نظارہ، منظر **پرنالے** کوٹھے (بنگلے) یا بالا خانے کی موری، نالی **بے تحاشا** بے دھڑک، بے حد

خودآموزی

ا. **ذیل کے سوالات کے جواب ایک جملے میں دیجیے :**

(ا) برسات کی ہوا کیسی ہے؟

(۲) بادل کس طرح اُمنڈ کر آئے ہیں؟

(۳) کون سا سماں قابل دید ہے؟

(۴) بچے بارش کا مزہ کیسے لیتے ہیں؟

(۵) بارش میں کون سے گیت سنائے جاتے ہیں؟

۲. **ذیل میں دیے گئے ہر ایک لفظ سے متعلق دو-دو جملے لکھیے:**

(ا) آسمان (۲) گرج (۳) بادل (۴) کاغذ

۳. **الفاظ کو مثال کے مطابق لکھیے :**

مثلاً : برسات - آسمان

برسات میں آسمان پر بادل چھا جاتے ہیں۔

(ا) گرج - بوند (۲) پانی - شہر (۳) گلیاں - بچے

(ا) ....

(۲) ....

(۳) ....

۴۔ ذیل میں دی گئی ٹرافک علامتوں کی مناسب پہچان کر کے لکھیے اور یہ علامتیں کیا ظاہر کرتی ہیں بحث کر کے لکھیے :

(نو پارکینگ ، ریلوے گیٹ، نوہارن، اسپیڈ بریکر، زیبرا کراسنگ، نو اینٹری)

۵. ذیل کے مصرعے خوشخط لکھیے :

(۱) چھا گئی کالی گھٹا برسات کی

....

(۲) اے لو، وہ گرجے، وہ آئیں بوندیاں

....

(۳) پانی پر نالے بھی برسانے لگے

....

(۴) گیت ساون کے سناتا ہے کوئی

۶. مصرعے مکمل کیجیے :

وہ گرج بادل کی ....

....

....

.... جب گرتے یہ

۷. مثال کے مطابق نظم میں سے ہم وزن لفظوں کی جوڑیاں بنایئے :

مثلاً : آنے لگے - برسانے لگے

۸. ذیل کا شعر پڑھیے :

ملتا ہے یہ سستے دام
کتنا اچھا پھل ہے آم

آپ بھی ایسے شعر بنایے اور لکھیے۔ (کوئی دو)

۹. ذیل کے الفاظ کو لغت کی ترتیب دیجیے :

قابل، پانی، آسمان، شور، گیت

(۱) .... (۲) .... (۳) .... (۴) .... (۵) ....

سرگرمی

- ایکشن (گیت) کر سکیں ایسے بال گیت جمع کیجیے۔
- پہیلیوں کا مسودہ تیار کیجیے۔

❖

۳. ضمیر کی آواز

مرزا ادیبؔ

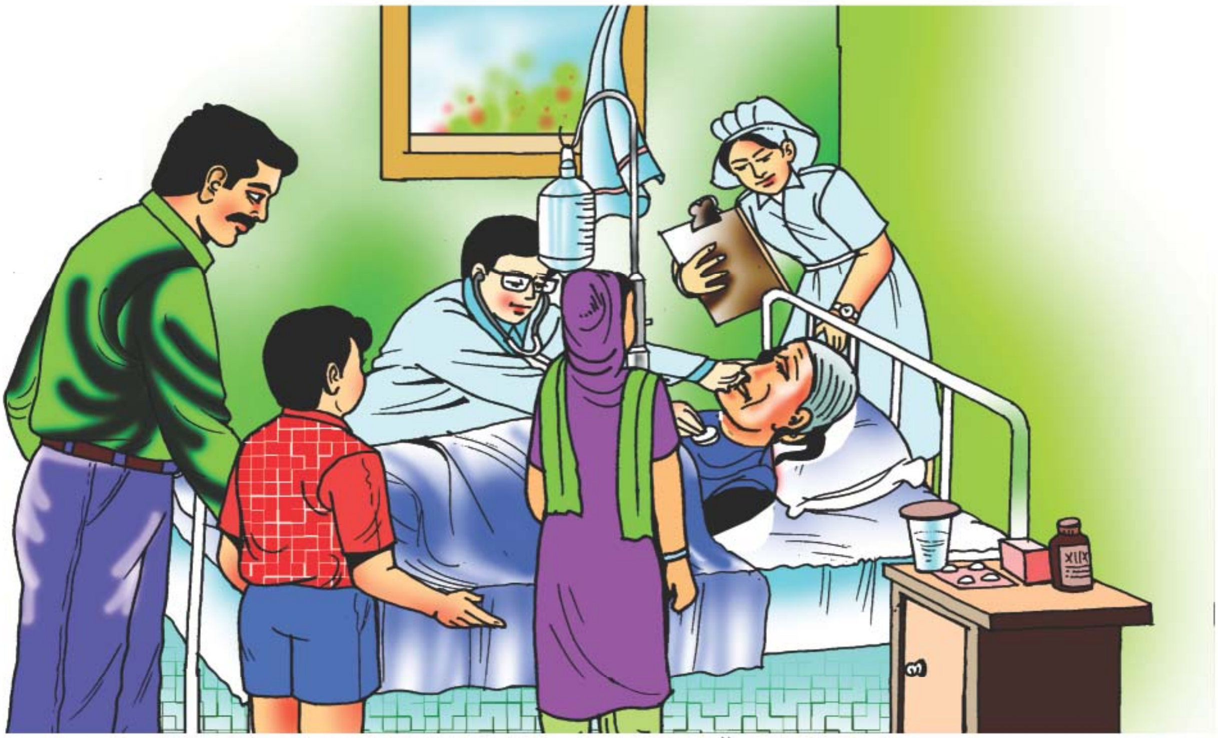

نغمہ شہر کے ایک مشہور ڈاکٹر کی بیٹی تھی، بہت ذہین اور خوش اخلاق۔ اس کی سہیلیاں، رشتے دار، پڑوسی سب اُسے بہت چاہتے تھے۔ کل ہی اس کے سالانہ امتحان کا نتیجہ نکلا تھا۔ نغمہ امتحان میں اوّل آئی تھی۔ آج اس کے گھر میں بڑی چہل پہل تھی۔ سہیلیاں، پڑوسی، رشتے دار سب اسے مبارک باد دینے آرہے تھے۔ دیر رات تک یہ سلسلہ چلتا رہا۔

تقریباً دس بجے نغمہ اس ہنگامے سے فارغ ہوئی۔ وہ بُری طرح تھک گئی تھی اور اُسے زوروں کی نیند آرہی تھی۔ وہ اپنے کمرے میں گئی۔ لباس بدل کر لیٹنے کا ارادہ کرہی رہی تھی کہ اس کی نظر میز پر رکھے ہوئے ایک لفافے پر پڑی۔ اُس نے لفافہ اٹھایا اور اسی لمحے اسے یاد آیا کہ یہ لفافہ اس کی سہیلی نسرین کی طرف سے صبح ہی آیا تھا۔ لفافہ ملتے ہی وہ اسے کھول کر پڑھنا چاہتی تھی لیکن اُسی وقت اس کی چند سہیلیاں آگئیں اور اس نے لفافہ میز پر واپس رکھ دیا۔ پھر دن بھر کے ہنگاموں میں ایسا کھوئی کہ لفافہ کھول کر پڑھنے کا خیال ہی نہ رہا۔ اب اس وقت بند لفافے کو دیکھ کر اسے بڑی شرمندگی محسوس ہورہی تھی۔ اُس نے جلدی سے لفافہ کھولا اور پڑھنے لگی۔ نسرین نے لکھا تھا اس کی امی بہت بیمار ہیں اور وہ چاہتی ہے کہ نغمہ کے والد نسرین کے گھر آکر ایک بار اس کی امی کو دیکھ لیں۔

اس وقت نغمہ کے والد ڈاکٹر حامد ہسپتال جاچکے تھے۔ نغمہ نے فوراً انھیں فون لگایا۔ معلوم ہوا کہ وہ ایک نازک آپریشن کرنے میں مصروف ہیں، کئی گھنٹے تک باہر نہیں آئیں گے۔

نغمہ کے ذہن میں طرح طرح کے خیالات آرہے تھے۔ اس کی بے چینی بڑھتی تھی۔ ''اللہ خیر کرے! بیماری بڑھ نہ گئی ہو۔ میں ابّو کو دوبارہ فون کرتی ہوں۔'' وہ اپنے والد کی خواب گاہ کی طرف جانے لگی۔ ٹیلی فون اسی کمرے میں تھا۔

''کیوں نغمہ، کیا بات ہے، پیاس لگی ہے بیٹی؟'' اُس کی امّی جو اپنے کمرے کی طرف جارہی تھیں، پوچھنے لگیں۔

''نہیں امّی! مجھے ابّو کو فون کرنا ہے۔''

''کیوں؟ فون کیوں کرنا ہے؟''

نسرین کا رقعہ ابھی نغمہ کے ہاتھ ہی میں تھا۔ وہ اس نے امّی کی طرف بڑھا دیا۔

''بیٹا، یہ رقعہ تو صبح کے وقت ملا تھا۔ تمھارے ابّو گھر ہی میں تھے۔ اُسی وقت کیوں نہیں بتایا انھیں'' نغمہ کی امّی نے کہا۔

''امّی مجھے یاد نہیں رہا۔'' نغمہ نے بڑے افسوس اور ندامت سے کہا۔ کئی منٹ یوں ہی گزر گئے۔

نغمہ کے ذہن میں ایک خیال آیا۔ ''امّی آپ اجازت دیں تو چچا جان کو ....''

نغمہ کے اصرار پر وہ اس کے چچا کو فون کرنے پر راضی ہوگئیں۔ اس وقت اس کے چچا ڈاکٹر شمیم سورہے تھے۔ جاگ کر فون اٹھایا اور پوری بات سن کر کہنے لگے۔

''بھابھی، اب تو بہت رات ہوگئی ہے۔ صبح دیکھ لوں گا۔ اِس وقت میری طبیعت بھی ٹھیک نہیں ہے۔''

امّی نے کہا، ''آجاتے تو اچھا ہوتا۔''

نغمہ امّی سے بولی۔ ''امّی، چچا جان سے مجھے بات کرنے دیجیے نا۔'' امّی نے اسے ریسیور دیا اور نغمہ چچا سے بات کرنے لگی۔

''چچا جان، مہربانی کرکے آجایئے نا۔ نسرین میری بہت اچھی سہیلی ہے۔ اُس کی امّاں کو میں خالہ کہتی ہوں۔ وہ بہت بیمار ہیں۔ انھیں ابھی دیکھنا ضروری ہے۔''

''بیٹی نغمہ، اس وقت بارہ بج رہے ہیں۔ میں صبح سویرے ہی آجاؤں گا۔''

''شمیم چچا، ڈاکٹر کے لیے تو دن اور رات برابر ہوتے ہیں۔ فرض کیجیے میں یا امّی بیمار ہوتیں تو کیا آپ نہ آتے۔''

''کیوں نہیں آتا؟ ضرور آتا۔''

”بس یہی سمجھ لیجیے کہ امّی بیمار ہیں اور آپ کو بلارہی ہیں۔“

”ٹھیک ہے بیٹی۔ ایسی بات ہے تو میں ابھی ضرور آجاتا ہوں۔“

نغمہ فون رکھ کر کرسی پر بیٹھ گئی۔ وہ اور اُس کی والدہ انتظار کرتے رہے۔ تھوڑی ہی دیر میں کار کے ہارن کی آواز آئی۔ نغمہ تیزی سے سیڑھیوں سے اُتری۔ ڈاکٹر شمیم کار سے باہر نکل کر اس کا انتظار کررہے تھے۔

”گھر کا پتہ معلوم ہے نغمہ بیٹی؟“

”جی ہاں“

”بیٹھ جاؤ۔“

نسرین کا گھر زیادہ دور نہیں تھا۔ دس بارہ منٹ میں کار اس کے مکان کے سامنے رُک گئی۔

نغمہ نے دروازے پر دستک دی۔ دروازہ فوراً ہی کھلا۔ نسرین آدھی رات کے وقت نغمہ کو دروازے کے سامنے دیکھ کر حیران رہ گئی۔

”نسرین، یہ بتاؤ خالہ جان کیسی ہیں؟“ نغمہ نے سوال کیا۔ نسرین نے زبان سے کچھ نہیں کہا۔ اُس کی آنکھیں بھر آئیں۔

”نسرین بیٹی، ہمیں اندر لے چلو۔“ نغمہ کے چچا بولے۔ انھوں نے مریضہ کو دیکھا۔ حالت بڑی خراب تھی۔

”فکر مت کرو نغمہ، ہم انھیں تمہارے ابّو کے اسپتال لے جاتے ہیں۔“ سب نے مل کر مریضہ کو گاڑی کے اندر لٹادیا اور گاڑی روانہ ہوگئی۔

ایک بجے کے قریب مریضہ اسپتال میں تھی۔ نغمہ کے والد، ڈاکٹر شمیم اور نرسیں اس کے علاج میں مصروف ہوگئے۔ نغمہ ایک منٹ کے لیے بھی کمرے سے باہر نہیں گئی۔ لگتا تھا، اپنی سگی ماں کی تیمارداری کررہی ہے۔ صبح ہوتے ہوتے مریضہ خطرے سے نکل چکی تھی۔

”اللہ کا شکر ہے نغمہ بیٹی، اب یہ جلدہی صحت یاب ہوجائیں گی۔“

ڈاکٹر شمیم نے کہا۔ نغمہ کی آنکھوں میں خوشی کے آنسو آگئے۔

”چچا جان، یہ آپ کی مہربانی کا نتیجہ ہے۔ میں آپ کی بہت ممنون ہوں۔“

”نہیں بیٹی، تم نے ایک اچھی سہیلی ہونے کا فرض ادا کیا۔ شکریے کی اصل مستحق تو تم ہو۔“

الفاظ ومعانی

ضمیر دل، من **ہنگامہ** شور، بھیڑ **خواب گاہ** سونے کا کمرہ **رُقعہ** خط، چٹھی **ندامت** شرمندگی **خواہش** ارادہ **تاثُّر** اثر **تجویز** رائے، تدبیر **تیمارداری** بیمار کی خدمت **صحت یاب** تندرست **ممنون** احسان مند **مستحق** حق دار

محاورے

فرض ادا کرنا - ذمہ داری بجالانا **حیران رہ جانا** - دنگ رہ جانا، تعجب ہونا

خودآموزی

۱. ذیل کے سوالات کے جواب ایک جملے میں لکھیے:

(۱) نغمہ کے والد کا نام کیا تھا؟
(۲) نغمہ کتنے بجے ہنگامے سے فارغ ہوئی؟
(۳) لفافے میں کس کا خط تھا؟
(۴) نسرین کی ماں کو نغمہ کیا کہہ کر پکارتی تھی؟
(۵) خوشی کے آنسو کس کی آنکھوں میں آ گئے؟

۲. تصویریں دیکھ کر ہر ایک کے بارے میں دو-دو جملے لکھیے:

(۱) ....
(۲) ....
(۳) ....
(۴) ....
(۵) ....
(۶) ....
(۷) ....
(۸) ....

۳. ذیل کے جملے کون بولتا ہے، وہ لکھیے :

(۱) ''نہیں امی! مجھے ابو کو فون کرنا ہے۔''

(۲) بیٹا! یہ رقعہ تو صبح کے وقت ملا تھا۔''

(۳) ''گھر کا پتہ معلوم ہے نغمہ بیٹی؟''

(۴) ''نسرین، یہ بتاؤ خالہ جان کیسی ہیں؟''

(۵) ''شکریے کی اصل مستحق تو تم ہو۔''

۴. سبق میں سے ہم معنی الفاظ تلاش کر کے لکھیے:

(۱) ہوشیار .... (۲) خط .... (۳) مشغول ....

(۴) شرمندگی .... (۵) احسان مند .... (۶) پریشانی ....

۵. ذیل کے الفاظ کی ضدیں لکھیے:

(۱) صحت × .... (۲) شام × .... (۳) فارغ × ....

(۴) ناراض × .... (۵) نفرت × .... (۶) بُرا × ....

۶. مثال کے مطابق جملے بنائیے :

مثال : ذاکر کیلا کھاتا ہے۔ ذاکر کیلا کھاتا تھا۔ ذاکر کیلا کھائے گا۔

(۱) شاکر خط لکھتا ہے۔ ....

(۲) ذکیہ کہانی پڑھتی ہے۔ ....

(۳) شائستہ ڈاکٹر کو بلاتی ہے۔ ....

۷. مندرجہ ذیل پیراگراف خوشخط لکھیے:

گول گنبد بیجا پور میں ہے یہ دنیا کا سب سے بڑا گنبد ہے۔ یہ عادل شاہی تعمیر کا شاندار نمونہ ہے۔

۸. ذیل کے الفاظ لغت کی ترتیب سے لکھیے:

(۱) یاد (۲) پسند (۳) خاموشی (۴) ٹیڑھا (۵) باغبان

سرگرمی

(۱) ''ضمیر کی آواز'' سبق ڈرامے کی شکل میں پیش کیجیے۔

(۲) لائبریری سے لغت حاصل کر کے اس میں لفظ تلاش کرنا سیکھیے ۔

(۳) قریب میں واقع اسپتال کی ملاقات لیجیے۔

۴. بچّے اور کبوتر

تسکین زیدی

اسد اور ثنا دونوں ہی صبح سے فکر مند اور اداس تھے۔ رات سے ان کے کبوتر کا جوڑا غائب تھا۔ انھوں نے صبح سے کچھ نہیں کھایا تھا۔ ممّی نے انہیں سمجھاتے ہوئے کہا۔ ''تم لوگ کھانا کھالو۔ نہیں نہیں، ہم کھانا نہیں کھائیں گے۔'' ثنا روتی ہوئی بولی۔

''چائے بھی نہیں پئیں گے۔ اسکول بھی نہیں جائیں گے۔ پہلے ہمارے کبوتر واپس لایئے۔'' اسد غصّے سے بولا۔

''وہ کبوتر تو شاید پڑوس کی بلّی کھاگئی۔ ہم تمہیں دوسرا جوڑا منگادیں گے۔ ممّی نے سمجھاتے ہوئے کہا۔

''نہیں نہیں، ہم تو وہی جوڑا لیں گے۔'' دونوں نے ایک ساتھ کہا۔

''میں وہ کبوتر کہاں سے واپس لاؤں۔'' ممّی نے پریشان ہوکر کہا۔

پھر بولیں۔'' کمبخت یہ پڑوس کی بلّی بہت شریر ہے۔ نہ جانے کتنے گھروں کے کبوتر چٹ کرگئی اور بھی نہ جانے کیا کیا نقصان کیا ہے۔ کل ہمارے چولہے پر دودھ گرم ہورہا تھا۔ یہ اُسے گراکر بھاگ گئی۔ پورا دو لٹر دودھ تھا۔

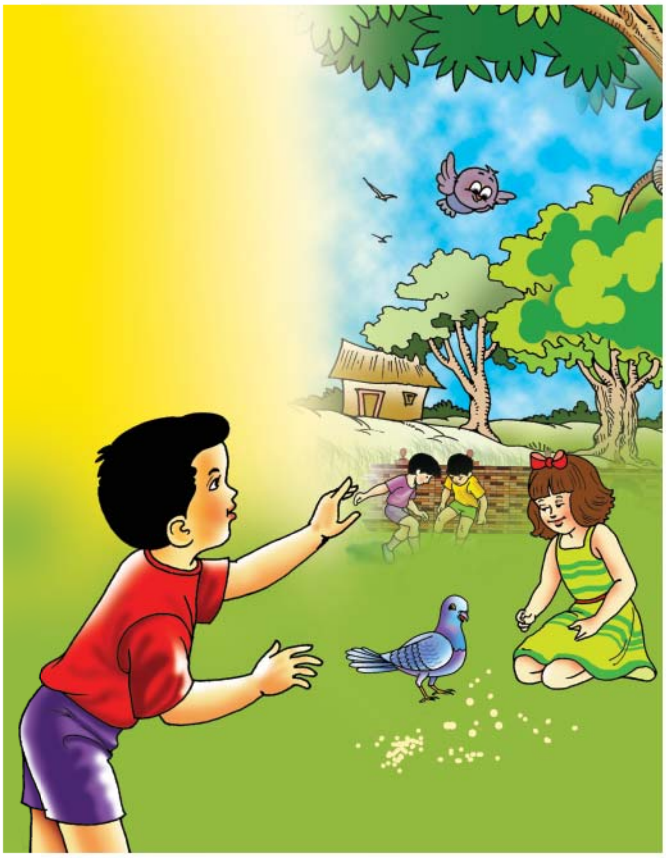

صبح سے کئی بار کبوتروں کو تلاش کیا جاچکا تھا۔ وہ کہیں نہیں ملے تھے۔ ان کا کابک خالی اور ویران پڑا تھا۔ ان کے کچھ پر ضرور ٹوٹے اور بکھرے ہوئے پڑے تھے۔ صبح سے پڑوس کی بلّی بھی نظر نہیں آئی تھی۔

ہوا یوں کہ کل گھر میں کچھ مہمان آگئے تھے۔ سب انہیں کی خاطر مدارات میں لگے تھے اور کسی کو کبوتروں کے بند کرنے کا خیال ہی نہ رہا۔ کبوتر کچھ دیر اور بالکنی میں بیٹھے رہے پھر پتہ نہیں

کہاں چلے گئے۔ پڑوس کی بلّی ان کو برابر پریشان کیے رہتی تھی۔ مگر وہ کبھی اس کے قابو میں نہیں آئے۔ شاید اس نے رات کے کسی حصّے میں موقع پاکر ان کا شکار کرلیا ہوگا۔

کبوتر کا یہ جوڑا بچوں سے کافی مانوس ہوگیا تھا۔ ہر وقت ان کے اِردگرد گھومتا رہتا تھا۔ جب یہ بھوکے ہوتے تو کمرے میں آجاتے۔ کبھی سر پر بیٹھتے۔ غٹرغوں کرتے رہتے ایسا لگتا جیسے کہہ رہے ہوں۔ ''ہمیں بھوک لگی ہے بچو! ہمیں دانہ ڈال دو۔''

اور یہ دونوں بھائی بہن فوراً انہیں دانہ ڈال دیتے اور جب تک وہ دانہ چُگتے رہتے وہ محبت بھری نظروں سے ان کو دیکھتے رہتے۔ ان کو کھولنے اور بند کرنے کی ذمّےداری بھی انہیں پر تھی۔ بلّی سے ان کی حفاظت بھی کرتے تھے۔ دونوں ہی کبوتر سفید سفید بُراق اور اچھی نسل کے تھے اور ان کی آنکھیں نیلی نیلی اور پُرکشش تھیں۔ انہوں نے ان کے پیروں میں چھلّے ڈال دیے تھے۔ جب وہ چلتے تھے تو بڑا بھلا لگتا تھا۔

دوسرے دن صبح کو ثنا بولی۔ ''بھائی جان' رات میں نے کبوتروں کو خواب میں دیکھا تھا کہ وہ چھت پر بیٹھے ہیں اور جب میں نے دانہ ڈالا تو وہ فوراً میرے پاس آگئے۔''

''خدا کرے تمہارا خواب سچ ہوجائے۔'' اسد نے امید ظاہر کرتے ہوئے کہا۔

''لیکن اگر بلّی نے کھالیے ہوں تو؟'' ثنا نے اپنا شک ظاہر کیا۔

''تو میں اس بلّی کو ڈیڈی کی بندوق سے ختم کردوں گا۔''

''تمہیں تو بندوق چلانی آتی نہیں۔'' ''ہاں یہ تو تم ٹھیک کہتی ہو۔''

''پھر ڈیڈی سے کہدیں گے کہ اسے اپنی بندوق سے ماردیں۔''

ابھی یہ دونوں باتیں کرہی رہے تھے کہ انہیں بلّی آتی ہوئی نظر آئی اور یہ دونوں اس کی طرف دوڑ پڑے۔

''آگئی کمبخت تو پھر۔ اب کیا کھانے آئی ہے؟'' بلّی کبوتروں کے کابک کے پاس آکر کھڑی ہوگئی۔ اور میاؤں میاؤں کرکے اندر جھانکنے لگی۔ جیسے کہہ رہی ہو۔'' ''کہاں ہوتم ؟''

''اب اندر کیا دیکھ رہی ہے۔ وہ تیرے پیٹ میں پہنچ گئے۔'' اسد چلّایا پھر کرکٹ کا بلّا لے کر اسے مارنے کے لیے دوڑا۔

بلّی نے پہلے تو انہیں گھورا۔ پھر خُو خُو کرتے ہوئے چھلانگ لگاکر اوپر چھت پر پہنچ گئی۔

''کمبخت۔ ہاتھ سے نکل گئی خیر کبھی تو ہتّے چڑھے گی۔ ثنا دیکھا تم نے کبوتر کھاکر ایک ہی دن میں موٹی

لگ رہی ہے۔'' اسد بولا۔

''ہاں بھائی جان تم ٹھیک کہتے ہوئے۔'' ثنا نے اس کی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے کہا۔

صبح کے آٹھ بج رہے تھے۔ ممّی چائے و ناشتہ ان کے سامنے رکھتے ہوئے بولیں۔

''لو جلدی سے ناشتہ کرلو اور اسکول کے لیے تیار ہوجاؤ۔ آج ناغہ نہیں ہونا چاہیے۔ میں آج تمہارے ڈیڈی سے کہہ کر کبوتر کا دوسرا جوڑا بازار سے منگوادوں گی۔''

تبھی کسی نے باہر سے آواز دی۔

اسد نے باہر جاکر دیکھا تو پڑوس کا ایک آدمی کبوتر کا جوڑا ہاتھ میں لیے کھڑا تھا۔ اسد نے اُسے دیکھ کر انتہائی خوشی سے چلّاتے ہوئے کہا۔

''ثنا دیکھو، یہ مل گئے۔''

ممّی بولیں۔ ''کیا مل گئے؟''

''ارے وہی کبوتر کا جوڑا۔ پڑوس کے انکل انہیں باہر لیے کھڑے ہیں۔ ان کی ممّی نے باہر آکر اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

''بی بی لیجیے اپنے کبوتر، انہیں میرا لڑکا چھت سے پکڑ لے گیا تھا۔ کیا بتاؤں اسے کبوتر پالنے کا کتنا شوق ہے۔ دو درجن پاس ہیں۔ پھر بھی کبوتروں کے لیے بے چین رہتا ہے۔ ان کبوتروں نے رات دن ہماری نیند حرام کردی۔ کچھ نہ کھایا نہ پیا۔ بس رات بھر یوں ہی پر پھڑ پھڑاتے رہے جیسے قیدی زنجیریں توڑنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ دوسرے کبوتروں کے ساتھ رہ ہی نہیں سکتے۔'' اُس آدمی نے کہا۔

''آپ کا بہت بہت شکریہ۔ یہ بچے ان کبوتروں کے لیے اپنی جان ہلکان کیے دے رہے تھے۔ رات سے انہوں نے کچھ کھایا بھی نہیں۔ ممّی بولیں۔

کبوتر اسد اور ثنا کو دیکھ کر غٹرغوں کرنے لگے۔ جیسے کہہ رہے ہوں۔ ''لو ہم آگئے!''

وہ دونوں کبوتروں کی پُشت پر ہاتھ پھیرتے ہوئے خوشی سے تالیاں بجانے لگے اور اپنا اپنا بستہ سنبھالتے ہوئے اسکول کی طرف چل دیے۔

الفاظ و معانی

شریر شرارتی، طوفانی **کابُک** کبوتروں کا ڈربا، کبوتروں کا گھر **بُرّاق** چمکدار **ناغہ** غیر حاضری

محاورے

چٹ کرجانا کھالینا مانوس ہونا گھل مل کر رہنا، مل جل کر رہنا خاطر مدارات کرنا مہمان نوازی کرنا جان ہلکان کرنا تنگ کرنا، پریشان کرنا

خودآموزی

۱. ذیل کے سوالوں کے جواب ایک دو جملے میں لکھیے:

(۱) اسد اور ثنا کیوں اُداس تھے؟

(۲) کبوتروں کو کھولنے، بند کرنے کی ذمہ داری کس پر تھی؟

(۳) کبوتروں کا رنگ کیسا تھا اور آنکھیں کیسی تھیں؟

(۴) ثنا نے خواب میں کیا دیکھا؟

(۵) اسد کیوں خوش ہوگیا؟

(۶) واپسی پر بچوں کو دیکھ کر کبوتر کیا کہہ رہے تھے؟

۲. ذیل کے سوالوں کے جواب لکھیے:

(۱) ممّی نے سمجھاتے ہوئے بچوں سے کیا کہا؟ اور بچوں نے کیا جواب دیا؟

(۲) پڑوس کی بلّی کے بارے میں ممّی نے کیا بتایا؟

(۳) بچوں اور کبوتروں میں کیسی دوستی تھی؟

(۴) پڑوسی نے کبوتروں کے بارے میں کیا کہا؟

۳ (الف) وجہ بتایئے :

(۱) کبوتروں کا کابک ویران اور خالی تھا۔

....

(۲) کبوتر بالکنی میں بیٹھے تھے۔

....

(۳) اسد اور ثنا خوشی سے تالیاں بجانے لگے۔

....

(ب) ذیل کے الفاظ کے 'ہم معانی' لکھیے:

(۱) اُداس .... (۲) صبح .... (۳) تلاش ....

(۴) کا ہِک .... (۵) ناغہ .... (۶) پُشت ....

(ج) ضدیں لکھیے :

(۱) فکر مند × .... (۲) غائب × .... (۳) مہمان × ....

۴. محاوروں کے معانی لکھ کر جملے بنایئے :

(الف) (۱) چٹ کر جانا (۲) مانوس ہونا (۳) خاطر مدارات کرنا (۴) جان ہلکان کرنا

(ب) ذیل کے جملے کون کس سے کہتا ہے :

(۱) ہم تمھیں دوسرا جوڑا منگا دیں گے۔

....

(۲) آ گئی کمبخت تو پھر، اب کیا کھانے آئی ہے؟

....

(ج) دیے گئے الفاظ میں سے صحیح پر (✓) کا نشان لگایئے۔

(۱) انھوں نے سبح/صبح سے کچھ کھایا نہیں تھا۔ ☐

(۲) پڑوس کی بلّی ان کو برابر پریسان/پریشان کیے رہتی تھی۔ ☐

(۳) بلّی سے ان کی حفازت/حفاظت بھی کرتے تھے۔ ☐

(۴) کیا بتاؤں اسے کبوتر پالنے کا کتنا سوق/شوق ہے۔ ☐

۵. دیے گئے الفاظ کو لغت کی ترتیب سے لکھیے:

مہمان، پریشان، کبوتر، جوڑا، زنجیر

(۱) .... (۲) .... (۳) .... (۴) .... (۵) ....

۶. خوشخط لکھیے:

بی بی لیجیے ....

.... اُس آدمی نے کہا

❖

اعادہ - ۱

۱. ذیل کے سوالات کے جواب ایک جملے میں دیجیے :

(۱) چوزہ کیا لے کر آیا؟

(۲) بچے بارش کا مزہ کیسے لیتے ہیں؟

(۳) نسرین کی ماں کو نغمہ کیا کہہ کر پکارتی تھی؟

(۴) کبوتروں کو کھولنے، بند کرنے کی ذمہ داری کس پر تھی؟

(۵) اسد کیوں خوش ہوگیا؟

۲. ذیل کے الفاظ کا جملے میں استعمال کیجیے :

(۱) دید ....

(۲) ہنگامہ ....

(۳) تجویز ....

(۴) کاٹک ....

(۵) بُراق ....

۳. ذیل کے الفاظ پر سے جملے بنائیے :

مثال : دھوپ، پیاس

دھوپ میں گھومنے پر بہت پیاس لگتی ہے۔

(۱) گرج، بوند ....

(۲) مینڈک، پانی ....

(۳) بیماری، نیند ....

(۴) کبوتر، صبح ....

(۵) امید، محبت ....

۴. آپ کے پسندیدہ پرندے کے بارے میں سات - آٹھ جملے لکھیے:

۵. نظم کا مصرعہ مکمل کیجیے :

وہ گرج بادل کی، وہ .... کا زور

٦. ذیل کے الفاظ کے ہم معنی الفاظ لکھیے:

(۱) چوزہ .... (۲) بے تحاشا .... (۳) ندامت ....

(۴) صحت یاب .... (۵) شریر .... (٦) ضمیر ....

۷. ذیل کے الفاظ کی ضدیں لکھیے :

(۱) نفرت × .... (۲) ٹھنڈی × .... (۳) آسمان × ....

(۴) قریب × .... (۵) سفید × .... (٦) رات × ....

۸. ذیل کے محاوروں کے معنی بتا کر جملے میں استعمال کیجیے :

(۱) حیران رہ جانا ....

(۲) فرض ادا کرنا ....

(۳) مانوس ہونا ....

(۴) خاطر مدارات کرنا ....

۹. خوشخط لکھیے :

حضرت عبداللہ بن مبارکؒ ہر دوسرے تیسرے سال حجؒ کے لیے مکّہ شریف جایا کرتے تھے۔ ان کا معمول تھا کہ اپنے ساتھ اور بھی بہت سے آدمیوں کو حجؒ کے لیے لے جاتے تھے اور سفر میں ان کے کھانے پینے کا انتظام خود کرتے تھے۔

۱۰. ذیل کے الفاظ کو لغت کی ترتیب دیجیے :

(۱) پسند (۲) خوش (۳) سلسلہ (۴) بادل (۵) کبوتر

(۱) .... (۲) .... (۳) .... (۴) .... (۵) ....

❖

۵.   پہیلیاں

(۱) بیسوں کا سر کاٹ لیا
نہ مارا نہ خون کیا

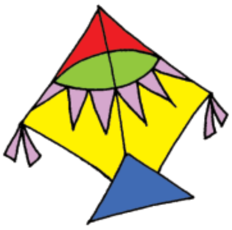

(۲) ایک کہانی میں کہوں سُن لے میرے پُوت
بِن پنکھوں وہ اُڑ گیا باندھ گلے میں سوت

(۳) ایک تھال موتیوں بھرا
سب کے سر پر اوندھا دھرا
چاروں اور وہ تھال پھرے
موتی اُس سے ایک نہ گرے

(۴) دیکھو جادو گر کا حال
ڈالے ہرا نکالے لال

(۵) فارسی بولی آئی نہ
ترکی بولی پائی نہ
ہندی بولی آرسی آوے
کہ دیکھے جو مجھے بتائے
کہے خسرو کوئی بتلاوے

(۶) رات کہ دن ہو صبح کہ شام
چلتے رہنا میرا کام
کام کرو وقت پہ سارا
سب کو یہ پیغام ہمارا

(۷) جنت میں جانے کا حیلہ
دنیا میں وہ ایک وسیلہ
جس کو جنّت کی خواہش ہو
تاابد لے اس کے قدموں کو

(۸) دنیا میں ہے ایک خزانہ
اس کا مالک بڑا سیانہ
اس کو ہاتھوں ہاتھ لُٹائے
پر دولت بڑھتی ہی جائے

(۹) بے شک ہونا ہاتھ میں ہاتھ
چلتا ہے وہ آپ کے ساتھ

- پہیلیوں کے جواب مندرجہ ذیل نمبر شمار کے سامنے لکھیے:

(۱) .... (۲) .... (۳) .... (۴) .... (۵) ....

(۶) .... (۷) .... (۸) .... (۹) ....

الفاظ و معانی

پُوت بیٹا   سُوت دھاگا   پنکھ پر   آرسی آئینہ   حیلہ بہانہ   خزانہ دولت   سیانا ہوشیار، عقلمند

خودآموزی

۱.   مندرجۂ ذیل سوالات کے ایک ایک جملے میں جواب لکھیے :

(۱)   ہمارے ہاتھوں اور پیروں میں ناخن کی تعداد کتنی ہوتی ہے؟

(۲)   بِنا پنکھ کے کون اُڑ سکتا ہے؟

(۳)   موتیوں بھرا تھال سے کیا مراد ہے؟

(۴)   آئینہ کو ترکی اور ہندی زبان میں کیا کہتے ہیں؟

(۵)   گھڑی ہم سب کو کیا پیغام دیتی ہے؟

(۶)   کس کے پیروں تلے جنّت ہے؟

(۷)   کون سا خزانہ لُٹانے سے بڑھتا ہے؟

۲.   دیگر پہلیاں تلاش کر کے لکھیے:

۳.   مندرجۂ ذیل الفاظ کے ہم معنی الفاظ لکھیے :

(۱) پُوت ....   (۲) پنکھ ....   (۳) آرسی ....

(۴) خزانہ ....   (۵) حیلہ ....   (۶) سُوت ....

۴.   مندرجۂ ذیل الفاظ کے متضاد الفاظ لکھیے:

(۱) باندھنا ....   (۲) رات ....   (۳) صبح ....

(۴) جنّت ....   (۵) سیانا ....

۶. مثال کے مطابق کیسا-کیسی لکھیے:

مثلاً : ناخن کیسا

(۱) پتنگ .... (۲) موتی .... (۳) آئینہ ....

(۴) رات .... (۵) دن .... (۶) خزانہ ....

۷. نیچے دیے ہوئے الفاظ کو صحیح ہجّے میں لکھیے:

(۱) صوق .... (۲) حفازت .... (۳) شقل ....

(۴) شفائی .... (۵) جندگی .... (۶) زادوُ ....

سرگرمی

- امیر خسرو کی پہلیاں اپنے استاد کی مدد سے تلاش کر کے کاپی میں لکھیے۔

❖

۶۔ دریا کنارے چاندنی

اختر شیرانی

کیا چھا رہی ہے چاندنی
اٹھلا رہی ہے چاندنی
دریا کی اک اک لہر کو
نہلا رہی ہے چاندنی
لہرا رہی ہے چاندنی!

دریا کنارے دیکھنا
پانی میں تارے دیکھنا
تاروں کو دامن میں لیے
کیا کیا نظارے دیکھنا
دکھلا رہی ہے چاندنی!

ٹھنڈی ہوا خاموش ہے
اجلی فضا خاموش ہے
خاموش ہے سارا جہاں
ہر اک صدا خاموش ہے
اور چھا رہی ہے چاندنی!

اے لو وہ بدلی آگئی
اور چاندنی پر چھا گئی
باہر نکلنے کے لیے
پھر آئی پھر کترا گئی
گھبرا رہی ہے چاندنی!

لو رات کے منظر چلے
تارے ابھی گھل مِل کر چلے
بیٹھے ہوئے یاں کیا کریں
اخترؔ ہم اپنے گھر چلے
اب جارہی ہے چاندنی!

الفاظ و معانی

اِٹھلانا اِترانا، ناز کرنا **صدا** آواز **کترانا** بچنا، بچ کر نکل جانا

خودآموزی

ا. ذیل کے سوالوں کے جواب ایک۔ ایک جملے میں لکھیے:

(۱) چاندنی کسے نہلا رہی ہے؟

(۲) بدلی کس پر چھا گئی ؟

(۳) شاعر پانی میں کیا دیکھنے کو کہتا ہے؟

(۴) کون۔ کون خاموش ہیں؟

(۵) گھل مِل کر کون چلا گیا؟

۲. ”رات کا منظر“ سے متعلق چار جملے لکھیے:

۳. ذیل کے اشعار مکمل کیجیے :

ٹھنڈی ہوا ....

.... خاموش ہے

خاموش ....

.... صدا ....

اور چھا ....

۴. مثال کے مطابق الفاظ کی جوڑ بنائیے :

مثال: رات – اندھیرا

(۱) چاند .... (۲) دریا .... (۳) بادل ....

(۴) دن .... (۵) سورج .... (۶) پھول ....

۵. مثال کے مطابق مذکر مؤنث لکھ کر الفاظ لکھیے:

مثال : مور – مورنی

(۱) بیل .... (۲) مرغا .... (۳) .... بکری

(۴) .... لڑکی (۵) .... کُتیا

۶. سفید رنگ کی چھ چیزوں کے نام لکھیے:

(۱) .... (۲) .... (۳) ....

(۴) .... (۵) .... (۶) ....

۷.   قوسین میں دیے ہوئے الفاظ جدول میں تلاش کر کے ان پر O بنائیے :

(برف، چاند، صبح، رات)

چ	س	ن	ص	ا	ب
ا	ب	ک	و	ب	خ
ن	ص	ا	ق	ذ	ح
د	ب	م	د	ا	س
ب	ر	ف		ل	ب
ص	پ	ر	ا	ت	ح

سرگرمی

ا.   رسالوں میں سے تین نظموں کی زیروکس نکال کر جماعت میں باترنُّم پڑھیے۔

۲.   ان نظموں کو فلینل بورڈ پر لگائیے۔

❖

۷. ہڈّی کی پلیٹ

سیّد غلام حیدر

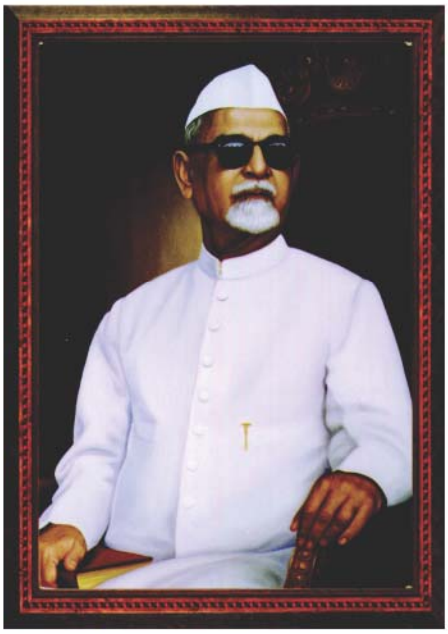

یہ اس وقت کی بات ہے جب ذاکر صاحب جامعہ کے وائس چانسلر تھے اور ہم ان کے بہت چھوٹے چھوٹے شاگرد۔ وہ بچوں اور بڑوں میں گھل مل کر بیٹھتے تھے۔ کبھی کھیل کے میدان میں آجاتے تو بچوں کے ساتھ ہنستے بولتے۔ کبھی نماز میں موجود ہیں، کبھی ڈائننگ ہال میں لڑکوں کے ساتھ ساتھ کھانا کھارہے ہیں۔

سب لڑکے ڈائننگ ہال میں اکٹھے کھانا کھاتے تھے۔ سفید پتھر کی میزوں کے نیچے دریاں بچھی ہوئی تھیں۔ میز پر ہر لڑکے کے سامنے اس کی پلیٹ رکھی ہوتی۔ درمیان میں ڈلیوں میں روٹیاں رکھی جاتیں اور چینی کے پیالوں میں دال بھری ہوتی۔

اُسی میز پر تام چینی کے خالی پیالے بھی رکھے ہوتے، بالکل صاف، اچھی طرح دُھلے ہوئے۔ ان کو 'ہڈّی کی پلیٹ' کہا جاتا تھا۔

عام طور پر دن بھر کی ہوسٹل کی پابندیوں، ورزش، نماز، کھیل، تیرا کی وغیرہ میں ہم اتنے تھک جاتے تھے کہ شام کو کھانے کی گھنٹی کا بڑی بے چینی سے انتظار کرتے۔

ہم لوگوں کو بینگن بالکل پسند نہیں تھے۔ جس روز بینگن پکتے اس روز بڑی مشکل سے کھانا کھایا جاتا۔ پلیٹوں میں بینگن دیکھتے ہی ہمارے چہرے اُتر جاتے۔ بھوک غائب ہوجاتی، غصہ آنے لگتا اور بینگنوں کو بغیر چکھے 'ہڈّی کی پلیٹ' میں الٹ دیا جاتا۔

ایک شام جوں ہی کھانے کی گھنٹی بجی، ہم سب ڈائننگ ہال کی طرف لپک پڑے مگر وہاں پہنچتے ہی سارا جوش ٹھنڈا پڑ گیا۔ پلیٹوں میں رکھا ہوا بینگن کا بھرتا ہمارا منہ چڑا رہا تھا۔ اب ہم میں سے بہت سے لڑکوں کو صرف دال روٹی کھانی تھی۔ کیا کریں مجبوری تھی۔

کچھ لڑکوں نے اپنی پلیٹ کی سبزی اپنے پڑوسی کو دینی چاہی، اگر اسے پسند ہوئی تو اس نے لے لی، ورنہ مجبوری۔ کوئی کہہ رہا تھا، ''مشتاق (باورچی) کو کھانا پکانا ہی نہیں آتا۔'' کسی کو اپنی بزرگ استاد ماسٹر عبدالحیٔ سے شکایت تھی۔ لڑکوں کے خیال میں عبدالحیٔ صاحب کو بازار میں بینگن کے علاوہ کوئی سبزی نظر ہی نہیں آتی تھی۔ بعض فقرے کستے، ''بینگن آج کل سستے ہیں نا۔'' غرض لڑکے اس بات کی پوری کوشش کررہے تھے کہ مزے مزے کے جملوں کو پھیکی سیٹھی دال میں چٹنی کے طور پر ملائیں اور کسی طرح پیٹ بھرلیں۔

جن کو سبزی نہیں کھانی تھی انھوں نے اپنی سبزی 'ہڈّی کی پلیٹوں' میں الٹ دی۔ کچھ دیر بعد ان میں ایک آدھ جلا ہوا یا کچّا روٹی کا کنارا بھی آگیا اور کسی نے ان میں تھوڑا بہت پانی بھی ڈال دیا۔ غرض 'ہڈّی کی

پلیٹوں' کو پوری طرح استعمال کیا گیا۔

یکایک ڈائننگ ہال کے دروازے پر وہ جانی پہچانی صورت نظر آئی جس کے دیکھتے ہی پورے ہال میں ایک دم خاموشی چھاگئی۔ کھدّر کی سفید شیروانی، اوپر تک بند کالر، سفید ٹوپی، ہلکی خشخشی ڈاڑھی، کالا چشمہ لگائے ذاکر صاحب ہال میں داخل ہوئے۔ وہ اپنے خاص انداز میں دیکھتے ہوئے ہال میں اِدھر سے اُدھر تک گزر گئے۔ ایک آدھ میز پر رُک کر کسی لڑکے سے کچھ پوچھا اور پھر واپس لوٹے۔ ایک میز چُنی اور دری پر بیٹھ گئے۔ یہ کوئی نئی بات نہیں تھی۔ ہفتے دس دن میں ایسا ہوتا تھا۔ اس میز کا مانیٹر جلدی سے ان کے پاس آیا اور ان سے پوچھا، ''ماس صاحب،'' (ہم سب انھیں ماسٹر صاحب ہی کہا کرتے تھے جو جلدی میں 'ماس صاحب' ہی رہ گیا تھا) ''پلیٹ لاؤں آپ کے لیے؟'' انھوں نے انکار کردیا۔ ہم سمجھے صرف بیٹھنا چاہتے ہیں اور اس کے بعد ہی وہ بات ہوئی جس کا اثر آج تک میرے ذہن پر ہے اور میرا خیال ہے میرے تمام ساتھیوں کو آج بھی وہ منظر یاد ہوگا۔

ذاکر صاحب نے بہت خاموشی سے 'بڈّی کی پلیٹ' کو اپنی طرف کھسکایا۔ 'بڈّی کی پلیٹ' ان کی طرف کھسکتے ہی ہمارے چہرے شرم سے جھک گئے۔ ہم نے بہت سی سبزی ضائع کی تھی۔ اس میں روٹی کے ٹکڑے پڑے تھے اور تھوڑا بہت پانی بھی تھا۔

ہم سمجھتے اب ڈانٹ پڑے گی۔ ہم بھیگی بلّی بن کر بیٹھ گئے اور کنکھیوں سے ان کی طرف دیکھتے رہے۔ انھوں نے انتہائی سکون کے ساتھ روٹی کی ڈلیا میں سے ایک روٹی اٹھائی اور اس میں سے ایک نوالہ توڑ کر 'بڈّی کی پلیٹ' میں جو کچھ بھی پڑا ہوا تھا اسے سالن کے طور پر کھانا شروع کردیا۔

'بڈّی کی پلیٹ' صاف تو ضرور تھی، خوب اچھی طرح منجھی ہوئی مگر اس میں جو کچھ بھی تھا، اِس قابل نہ تھا کہ اُسے کھایا جاسکے۔ کم سے کم ہم تو یہ بات سوچ بھی نہیں سکتے تھے۔

ہم میں سے دو ایک لڑکوں نے ڈاکٹر صاحب سے کسی قدر شرمندہ ہوتے ہوئے پوچھا کہ آپ 'بڈّی کی پلیٹ' سے کیوں کھارہے ہیں، سبزی کی نئی پلیٹ کیوں نہیں منگوالیتے؟

ڈاکٹر صاحب نے کہا، ''تم لوگوں کو معلوم نہیں کہ تمھارے ملک میں بلکہ تمھارے اِسی شہر میں یا شاید تمھارے آس پاس کی اِسی بستی میں کتنے لوگ ایسے ہیں جن کو اگر یہ بھی کھانے کو مل جائے، جو تم نے پھینکا ہے تو آج رات وہ بھوکے نہیں سوئیں گے۔'' وہ کہتے رہے، ''تم نے اس کھانے کو 'بڈّی کی پلیٹ' میں ڈال کر، اِس میں پانی اور روٹی کے ٹکڑے ملاکر، اِس قابل بھی نہیں چھوڑا کہ کسی کو دیا جاسکے۔ میں نے سوچا کہ اگر میں اسے کھالوں تو کم سے کم میرا اپنا کھانا کسی اور بھوکے کو دیا جاسکتا ہے۔'' تھوڑی دیر تک وہ یہ بھی بتاتے رہے کہ وہ گیہوں جس کی روٹی ہم اس وقت کھارہے ہیں، کتنی پریشانی سے مل رہا ہے۔ وہ نہ معلوم کتنی دیر تک ہمیں سمجھاتے رہے۔ ہم میں سے بعض لڑکوں کی آنکھوں میں آنسو آگئے تھے۔

ذاکر صاحب کی نصیحت آج بھی مجھے اچھی طرح یاد ہے اس لیے اُس دن سے آج تک روٹی یا سالن چاہے جیسا ہو، میں پھینک نہیں سکا۔

الفاظ و معانی

جامعہ دارالعلوم، یونیورسٹی (جامعہ ملیہ اسلامیہ نئی دہلی) **وائس چانسلر** کسی بھی یونیورسٹی کا سب سے اعلیٰ منتظم **ڈائننگ ہال** کھانا کھانے کا بڑا کمرہ **ہوسٹل** طلبہ کے رہنے کا گھر **ڈلیوں** (ڈلیا کی جمع) چھوٹی ٹوکری **باورچی** کھانا پکانے والا

محاورے

گھل مل کر رہنا مل جل کر رہنا **فقرہ کسنا** طعنہ دینا **بھیگی بلّی بننا** ڈرنا، گھبراجانا

خودآموزی

۱. ذیل کے سوالوں کے جواب ایک یا دو جملوں میں لکھیے:

(۱) ذاکر صاحب کہاں کے وائس چانسلر تھے؟

(۲) لڑکے کہاں رہتے تھے؟

(۳) تمام لڑکے کھانا کہاں کھاتے تھے؟

(۴) روٹیاں کہاں رکھی جاتیں اور پیالوں میں کیا بھرا جاتا؟

(۵) کون سا کھانا بچّوں کو ناپسند تھا ؟

۲. ذیل کے سوالوں کے جواب لکھیے:

(۱) ذاکر صاحب کا بچوں کے ساتھ کیسا سلوک تھا؟

(۲) 'ہڈّی کی پلیٹ' کسے کہا جاتا تھا؟

(۳) 'ہڈّی کی پلیٹ' میں کیا کیا تھا؟

(۴) ہاسٹل کے بچے شام تک تھک جاتے تھے، کیوں؟

(۵) ڈاکٹر ذاکر صاحب نے بچوں کو کیا سمجھایا؟

(۶) اس سبق سے ہمیں کیا نصیحت ملتی ہے؟

۳. (الف) ڈاکٹر ذاکر حسین صاحب کا حلیہ بیان کیجیے :

(ب) ذیل کے الفاظ کے 'ہم معانی' سبق سے تلاش کر کے لکھیے:

(ا) طالب علم .... (۲) ٹیبل .... (۳) آب ....

(۴) شکل .... (۵) برباد .... (۶) ملک ....

(ج) ذیل کے الفاظ کی 'ضد' سبق سے تلاش کر کے لکھیے:

(ا) بڑے × .... (۲) رونا × .... (۳) غلام × ....

(۴) آسان × .... (۵) سیاہ × .... (۶) صبح × ....

(۷) گرم × .... (۸) مہنگے × .... (۹) پُرانی × ....

(۱۰) کچّا × ....

۶ . (الف) لفظ 'بے' کے بعد مناسب لفظ لکھ کر نیا لفظ لکھیے:

مثال : بے + چین = بے چین

(ا) بے + ... (۲) بے + ... (۳) بے + ...

(۴) بے + ... (۵) بے + ...

۶ . (ب) دیے گئے الفاظ کو ذیل کی جدول سے تلاش کیجیے :

مثال: لڑکے

(ا) پلیٹ (۲) کنارا (۳) ضرور (۴) شرمندہ (۵) روٹی (۶) صورت

(۷) ملن (۸) کیلے (۹) شربت (۱۰) ناک

ک	نا	را	ہ	کے
ل	ک	ند	لڑ	لے
یٹ	م	ت	ر	صو
شر	ل	ضُر	و	ر
بت	ن	پ	ٹی	ت

(ب) اگر میں ڈاکٹر ہوتا .... کے بارے میں اپنے خیالات لکھیے:

(ج) بچّو! اگر آپ اُس ہاسٹل میں ہوتے تو کیا کرتے؟

جواب کے سامنے (✓) کا نشان لگایئے۔

(۱) بینگن کا سالن کھاتے۔ ☐

(۲) سالن کو ہڈّی کی پلیٹ میں پھینک دیتے۔ ☐

(۳) ہوسٹل کے باہر جا کر دوسرا کھانا کھاتے۔ ☐

❖

اعادہ - ۲

۱. ذیل کے سوالات کے جواب ایک جملے میں دیجیے :

(۱) 'موتیوں بھرا تھال' سے کیا مراد ہے؟

(۲) بدلی کس پر چھا گئی؟

(۳) تمام لڑکے کھانا کہاں کھاتے تھے؟:

۲. ذاکر صاحب کے بارے میں پانچ۔چھ جملے لکھیے۔

۳. کوئی دو پہیلیاں لکھیے :

۴. تصاویر دیکھ کر کہانی لکھیے :

....

....

....

....

....

....

....

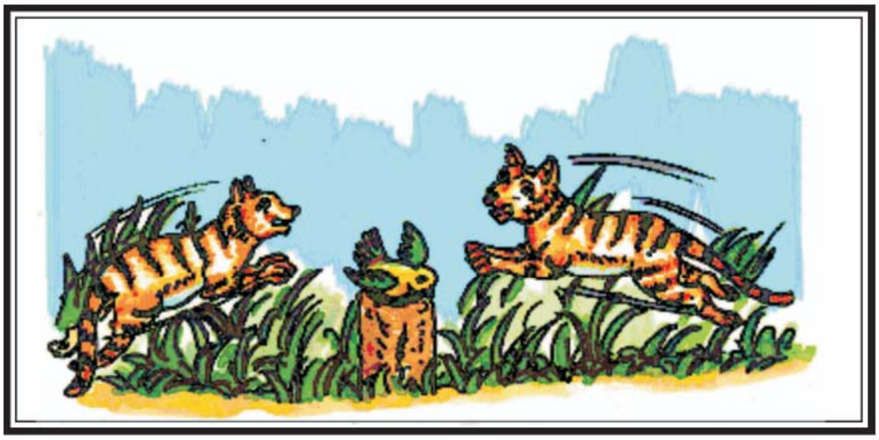

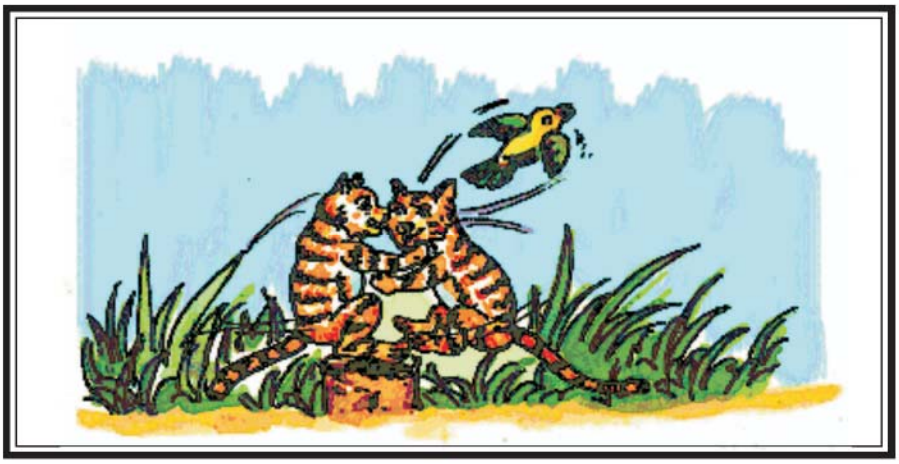

....

....

....

....

....

....

نوٹ : بلّیاں چڑیا دیکھتی ہیں اور ایک دوسرے کو تکتی ہیں۔

نوٹ : بِلّیاں چڑیا کے شکار کے لیے ایک دوسرے پہ غُصّے ہوتی ہیں غُرّاتی ہیں۔

نوٹ : دونوں بِلّیاں لڑتی ہیں اور چڑیا پُھر سے اڑ جاتی ہے۔

- آپ نے جو کہانی بنائی ہے اس میں سے تین سوالات بنائیے اور اس کے جواب اپنے دوست سے دریافت کیجیے۔

(۱) ....

(۲) ....

(۳) ....

۵. ذیل کی کہاوت کا مفہوم جانیے اور ایسی دیگر کہاوتیں تلاش کر کے لکھیے :

- کھِسیانی بلّی کھمبا نوچے ....

- معنی : ....

(۱) ....

(۲) ....

(۳) ....

(۴) ....

۶۔ آپ کے محلے بستی کا ایک لوک گیت لکھیے:

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

۷۔ ذیل کے ہر لفظ پر سے مثال کے مطابق الفاظ بنایے:

مثال : بادل پانی، (ب ا د ل، پ ا ن ی)

- احمد آباد ....
- جام نگر ....
- ماحولیات ....
- نیک بخت ....

۷.   خط کشیدہ لفظ کی جگہ پر قوسین میں دے ہوئے لفظ استعمال کر کے جملہ دوبارہ لکھیے

(۱) دانش بیٹھے بیٹھے پڑھتا ہے۔ (عابدہ)
(۲) درخت پر پرندہ بیٹھا تھا۔ (طوطے)
(۳) ڈول پانی سے بھری ہوئی تھی۔ (مٹکا)
(۴) لڑکا کھڑے کھڑے گیت گاتا تھا۔ (لڑکے)
(۵) بچّے روزانہ اسکول جاتے ہیں۔ (میں)

❖

اُردو

جماعت ۴

(دوسرا سِمیسٹر)

ઉર્દૂ

ધોરણ ૪

(દ્વિતીય સત્ર)

۸.   آؤ خط لکھیں

آج شام اسکول سے لوٹنے پر امّی نے ایک لفافہ میرے ہاتھ میں رکھتے ہوئے کہا ''ارشد! تمہارے ابّا کا تمہارے نام خط آیا ہے۔'' لفافہ دیکھ کر میں بہت خوش ہوا۔ ابّا جس کمپنی میں کام کررہے تھے اس کمپنی نے انہیں کام کے سلسلے میں تین مہینے کے لیے دہلی بھیج دیا تھا۔ کام کی مصروفیت کی وجہ سے وہ روزانہ فون بھی نہیں کر پاتے تھے یا پھر رات دیر سے فون کرتے تھے۔ جب میں سو جاتا تھا۔ ابّا جب یہاں تھے تب ہمارا روز کا یہ معمول تھا کہ رات کا کھانا کھانے کے بعد ہم سب دیوان خانے میں جمع ہوتے تھے۔ میں ان سے اپنے اسکول کے بارے میں، پڑھائی کے بارے میں، دوستوں کے بارے میں باتیں کرتا تھا۔ وہ بھی نئی نئی باتیں مجھے بتاتے تھے۔ میں نے اپنے کمرے میں جاکر لفافہ کھولا اور خط پڑھنے بیٹھ گیا۔

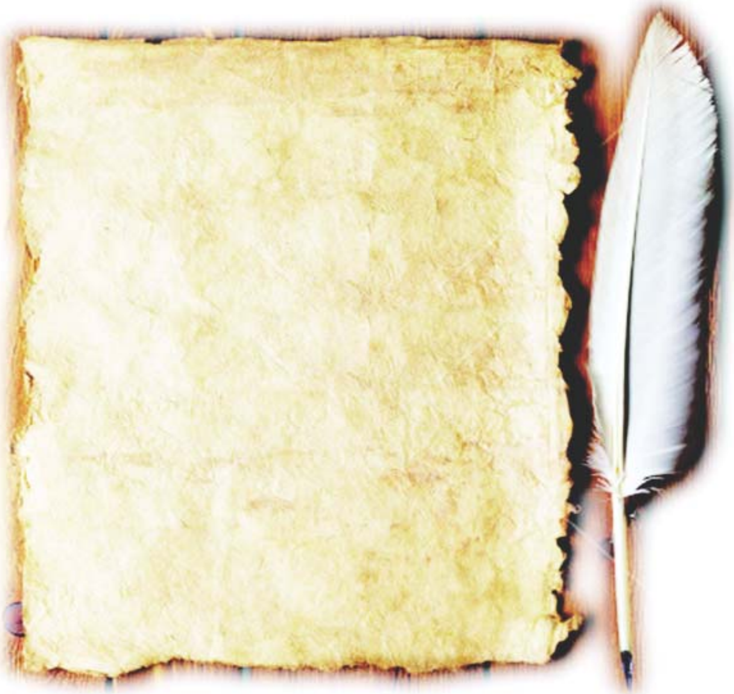

محمد اقبال شیخ
۱۰۱، سردار فلیٹ
کستوربا گاندھی مارگ
نئی دہلی۔ ۱۱۰۰۰۱
تاریخ۔ ۱۸، دسمبر ۲۰۱۴ء

پیارے ارشد
خوش رہو

میں یہاں خیریت سے ہوں اور امید ہے آپ سب بھی وہاں خیریت سے ہوں گے۔ تمھاری امّی فون پر کہہ رہی تھیں کہ تم مجھ سے فون پر ڈھیروں باتیں کرنا چاہتے ہو۔ بیٹا! میں یہاں کافی مصروف رہتا ہوں۔ بمشکل تمام خیریت کے لیے فون کرلیتا ہوں اور رات دیر سے جب فرصت ملتی ہے تب تم سو چکے ہوتے ہو۔ اس لیے سوچا کہ تم سے خط کے ذریعے باتیں کروں اور تم بھی مجھے خط کے ذریعہ اسکول کی پڑھائی کی اور دوستوں کی باتیں مجھے کہہ سکتے ہو۔ لیکن تم نے تو اب تک کسی کو خط لکھا ہی نہیں آؤ، آج میں تمہیں خط لکھنا سکھاؤں۔

خط کے شروع میں دائیں گوشہ پر کاتب (خط لکھنے والا) اپنا نام، پتہ اور تاریخ لکھتا ہے اس کے بعد مکتوب الیہ کے رشتہ یا مرتبہ کے اعتبار سے القاب لکھتے ہیں۔ مثلاً اپنے سے بڑوں یا بزرگوں کے لیے محترم، عالی جناب وغیرہ۔ دوستوں یا برابر کی عمر والوں کے لیے عزیز، پیارے دوست اور اپنے سے چھوٹوں کے لیے برخوردار، پیارے وغیرہ لکھتے ہیں۔ خطاب کرنے کے بعد الگ سطروں میں آداب کے الفاظ لکھے جاتے ہیں۔ مثلا بڑوں کے لیے آداب و نیاز، برابر والوں کے لیے سلام مسنون، چھوٹوں کے لیے دعا ظاہر کرنے کے بعد چند الفاظ لکھے جاتے ہیں۔ القاب و آداب کے بعد پیراگراف بناکر 'مضمون خط' لکھا جاتا ہے۔ یعنی خط لکھنے کی وجہ اس پیراگراف میں ظاہر کی جاتی ہے۔ خط کا مضمون جب ختم ہوجائے تو اختتام پر کوئی کلمہ یا جملہ لکھا جاتا ہے اسے اختتامیہ کلمات کہتے ہیں۔ اپنے سے بڑوں یا بزرگوں کو آپ کا فرمانبردار آپ کا تابعدار، برابر والوں کو آپ کا عزیز، خیر اندیش اور اپنے سے چھوٹوں کے لیے دعاگو وغیرہ لکھ کر اپنا نام لکھتے ہیں۔ یہاں خط مکمل ہوجاتا ہے۔ اس کے بعد کارڈ یا لفافہ پر اول سطر میں مکتوب الیہ کا نام دوسری سطر میں ضلع یا صوبہ کا نام لکھتے ہیں۔ آخر میں 'پن کوڈ' لکھتے ہیں۔

بیٹا، خط لکھنے میں اِس کے علاوہ بھی کئی باتوں کا خیال رکھنا چاہیے۔ مثلاً

ہماری تحریر خوشخط ہو۔

تمام الفاظ سیدھی سطر میں ہوں۔

دو الفاظ کے درمیان مناسب اور یکساں جگہ ہو۔

تحریر میں کاٹ کوٹ نہ ہو۔

ضرورت کے مطابق عام نشانیوں کا استعمال ہو۔ مثلاً ختمہ وقفہ، نیم وقفہ، سوالیہ نشان وغیرہ۔

تحریر میں املا کی غلطی نہ ہو۔

اگر ہم ان باتوں کا خیال رکھیں گے تو خط پڑھنے والے کو خط پڑھنے میں زیادہ لطف آئے گا۔ بیٹا! میں نے خط لکھنے کے عام پہلو سمجھا دیے ہیں۔ امید ہے تم ضرور ان باتوں کو مدِّنظر رکھتے ہوئے مجھے خط لکھو گے۔

موجودہ دَور سائنس کا دَور ہے اور اِس زمانے میں موبائل، کمپیوٹر اور ای میل کا استعمال خوب بڑھ گیا ہے اس وجہ سے خط لکھنے کا چلن کم ہوگیا ہے۔ لیکن کھلے دل سے بات کرنے کے لیے تفصیل سے باتیں کرنے کے لیے خط لکھنے اور خط پڑھنے میں بڑا مزہ آتا ہے۔ مجھے تمہارے خط کا انتظار رہے گا۔

دعا گو

محمد اقبال شیخ

الفاظ و معانی

کاتب خط لکھنے والا **مکتوب الیہ** جسے خط لکھا جاتا ہے **القاب** جسے خط لکھتے ہیں ان کے رُتبہ اور رشتہ کے اعتبار سے جن الفاظ سے انہیں مخاطب کرتے ہیں **محترم** احترام کے قابل **اختتام** آخر، جہاں ختم ہو **فرمانبردار** حکم بجانے والا، سعادت مند **خیر اندیش** وہ شخص جو کسی کی بھلائی چاہے **چلن** رواج، طریقہ **پن کوڈ** پوسٹل انڈیکس نمبر جو چھ ہندسوں کا ہوتا ہے **لطف** مزہ **دَور** زمانہ

خودآموزی

ا۔ مندرجۂ ذیل سوالات کے ایک۔ ایک جملے میں جواب لکھیے:

(ا) اسکول سے لوٹنے پر امّی نے ارشد کو کیا دیا؟

(۲) مکتوب الیہ کسے کہتے ہیں؟

(۳) خط میں بزرگوں کو کن الفاظ سے خطاب کیا جاتا ہے؟

(۴) 'مضمون خط' کسے کہتے ہیں؟

(۵) خط لکھنے کا چلن کیوں کم ہوگیا ہے؟

(۲) خط لکھنے میں کن باتوں کا خیال رکھنا چاہیے؟ تفصیل سے لکھیے:

۳۔ اپنے گھر سے پُرانے خط لے کر آئیں اور مندرجۂ ذیل سوالات کے جواب لکھیں:

(ا) خط کس نے لکھا ہے؟

(۲) خط پر کون سا پتہ لکھا ہے؟

(۳) خط پر کون سی تاریخ لکھی ہے؟

(۴) خط پر اگر پوسٹ آفس کی مہر اور تاریخ پڑھی جاتی ہو تو پڑھ کر لکھیں۔

(۵) خط میں کس بات کا ذکر کیا گیا ہے؟

۴. مندرجۂ ذیل الفاظ کے تعلق سے ایک۔ ایک سطر لکھیں۔

(۱) ڈاکیہ ....

(۲) کمپیوٹر ....

(۳) موبائل ....

(۴) ای میل ....

(۵) کبوتر ....

۵. مناسب جوڑیاں بنائیں :

الف	ب
(۱) القاب	(۱) خط لکھنے والا۔
(۲) آداب	(۲) جن الفاظ میں خطاب کرتے ہیں۔
(۳) مکتوب الیہ	(۳) خطاب کرنے کے بعد جو الفاظ لکھے جاتے ہیں۔
(۴) کاتب	(۴) خط ختم ہونے پر جو الفاظ لکھے جاتے ہیں۔
(۵) اختتامیہ کلمات	(۵) ہم جسے خط لکھ رہے ہیں۔

۶. ڈاک خانہ (پوسٹ آفس) کی ملاقات لیں۔ وہاں کیا کیا ملتا ہے ہر ایک کی قیمت کیا ہے! نوٹ کریں۔

....

....

سرگرمی

- پُرانے لکھے ہوئے مختلف قسم کے نیک خواہشات کے خط، عید کارڈ، دیوالی کارڈ، کرسمس کارڈ، دعوت نامہ جمع کیجیے۔ اپنے پسندیدہ شادی کے دعوت نامہ کارڈ وغیرہ اپنے کلاس میں لاکر دوستوں کو دکھائیں۔ مدرس سے بحث ومباحثہ کریں۔ نئے کارڈ تیار کریں۔

۹. ہمارے پڑوسی

ظفرؔ گورکھپوری

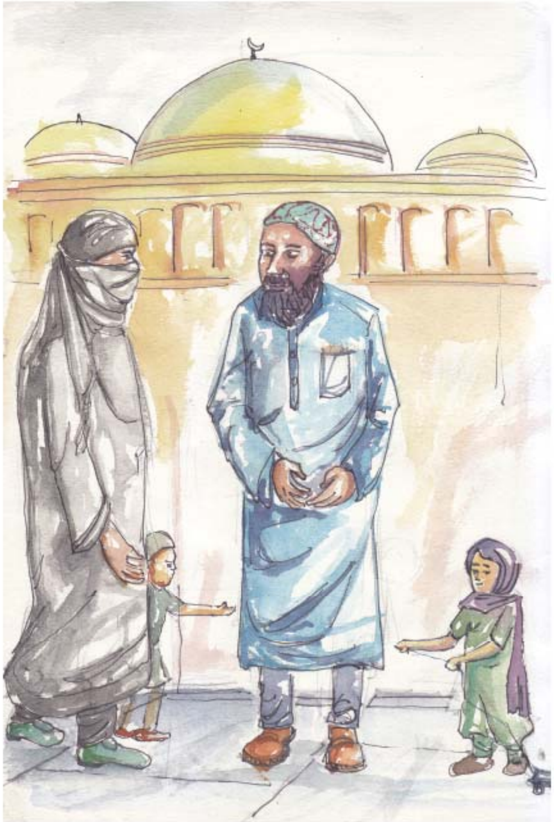

بڑے سیدھے سادے ہمارے پڑوسی
خدا سب کو دے ایسے پیارے پڑوسی
کئی سال کی اُن سے ہے آشنائی
کبھی کوئی جھگڑا، نہ کوئی لڑائی

ہمیں بھی خیال ان کا رہتا بہت ہے
اور ان کو بھی ہم پر بھروسہ بہت ہے
کوئی چیز کم ہو تو وہ ہم سے لے لیں
ضرورت پہ ہر چیز وہ ہم کو دے دیں

جو تہوار آئے تو گھر پر بلائیں
تواضع کریں اور عزت بڑھائیں
وہ رکھتے ہیں اپنا کھلا دل ہمیشہ
خوشی اور غم میں ہیں شامل ہمیشہ

کچھ ان کے ہیں بچے، کچھ اپنے ہیں بچے
طریقوں میں بہتر، سلیقوں میں اچھے
نہ جھگڑیں، نہ روٹھیں، نہ غصّہ دکھائیں
سب اک ساتھ کھیلیں، ہنسیں، مسکرائیں

ہم ان کے مددگار اور وہ ہمارے
یہ دکھ سکھ کے رشتے بھی کتنے ہیں پیارے

الفاظ ومعانی

آشنائی پہچان، دوستی **بھروسہ** اعتماد **تواضع** مہمان نوازی **دل کھلا رکھنا** اچھے ڈھنگ سے ملنا **سلیقہ** سُگھڑ پن، تمیز **مددگار** مدد کرنے والا

خودآموزی

ا۔ مندرجۂ ذیل سوالات کے جواب ایک۔ ایک جملے میں لکھیے:

(ا) شاعر کے پڑوسی کیسے ہیں؟

(۲) شاعر اپنے پڑوسیوں کو کب سے جانتا ہے؟

(۳) پڑوسی ایک دوسرے کے کام کس طرح آتے ہیں؟

(۴) شاعر نے پڑوسی بچوں کے بارے میں کیا کہا ہے؟

(۵) کون سے رشتے پیارے لگتے ہیں؟

۲۔ مثال کے مطابق جملے بنائیے:

مثلاً : خدا

خدا نے ہم سب کو پیدا کیا ہے۔

(ا) چیز

....

(۲) ضرورت

....

(۳) خوشی

....

(۴) غصّہ

....

(۵) صفائی

....

۳. نظم کے مندرجۂ ذیل مصرعوں کو پورا کیجیے :

(الف) بڑے سیدھے سادے ....

....

....

.... نہ کوئی بڑائی

(ب) کچھ ان کے ہیں بچے ....

....

....

.... ہنسیں، مسکرائیں

۴. مندرجۂ ذیل الفاظ کے لیے نظم میں کن الفاظ کا استعمال ہوا ہے؟

پہچان .... مہمان نوازی .... اعتماد ....

مدد کرنے والا .... سُگھڑ پن ....

۵. مندرجۂ ذیل الفاظ کو لغات کی ترتیب سے لکھیے:

پڑوسی، خدا، سال، لڑائی، ضرورت

(۱) .... (۲) .... (۳) ....

(۴) .... (۵) ....

سرگرمی

- اپنے پڑوسی کے بارے میں چند جملے لکھیے۔

❖

۱۰۔ بکری نے دو گاؤں کھا لیے

ابرار محسن

ایک مرتبہ شاہ جہاں بادشاہ اپنے مُصاحبوں کے ساتھ جنگل میں شکار کھیل رہا تھا۔ اچانک اُسے ایک ہرن نظر آیا۔ اس نے ہرن کے پیچھے گھوڑا ڈال دیا۔ ہرن چھلانگیں مارتا ہوا چلا جارہا تھا اور گھوڑا آندھی اور طوفان کی طرح اس کا پیچھا کررہا تھا۔ اِس بھاگ دوڑ میں مُصاحب نہ جانے کہاں کھو گئے۔ بادشاہ اکیلا رہ گیا۔

گرمی کی چلچلاتی دوپہر تھی۔ بادشاہ کو سخت پیاس لگ رہی تھی۔ وہ اِدھر اُدھر گھوڑا دوڑانے لگا کہ کہیں پانی نظر آجائے، اچانک اُسے ایک جھونپڑی نظر آئی۔

''اندر کوئی ہے۔'' بادشاہ نے نزدیک جاکر آواز دی۔

ایک بوڑھا جو دیکھنے سے چرواہا لگتا تھا، جھونپڑی سے باہر آیا۔

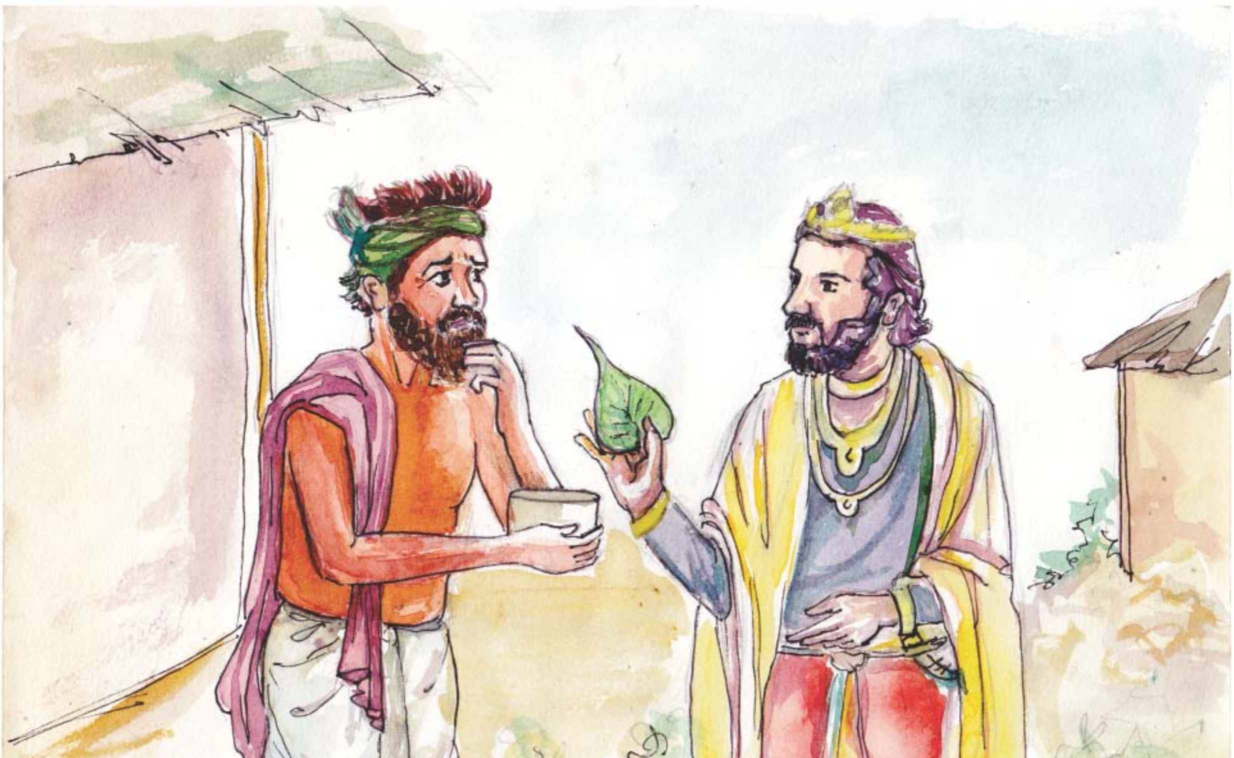

بادشاہ بولا ''میں ایک شکاری ہوں۔ سخت پیاس لگی ہے، پانی پلاؤ۔''

''اندر آجاؤ بھائی! تمہاری پیاس ضرور بجھے گی'' بوڑھے نے کہا، بادشاہ جھونپڑی میں داخل ہوگیا۔

''میں ابھی آتا ہوں'' چرواہے نے کہا اور باہر چلا گیا

تھوڑی دیر میں مٹّی کے پیالے میں وہ بکری کا دودھ لے کر واپس آیا۔ بادشاہ نے تازہ اور میٹھا دودھ پیا، پیاس بجھ گئی۔ بادشاہ تازگی محسوس کرنے لگا۔

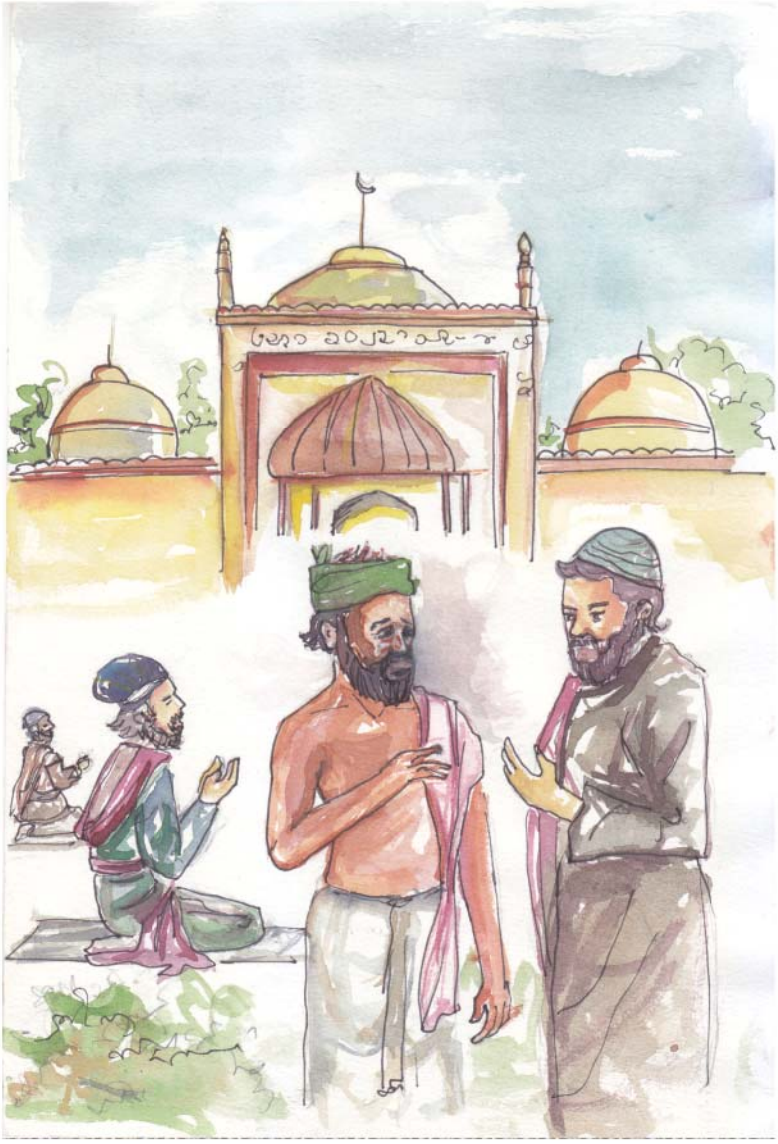

''میں تم سے بہت خوش ہوں اور تمہیں انعام دینا چاہتا ہوں۔'' بادشاہ نے پیالہ واپس کرتے ہوئے کہا۔

''انعام کاہے کا۔ یہ تو میرا فرض تھا'' بوڑھا بولا۔

''نہیں تمہیں انعام ضرور ملے گا۔ تمہیں دوگاؤں جاگیر میں دیے جاتے ہیں۔ لاؤ کاغذ اس پر لکھ دوں۔ کاغذ لے کر دہلی چلے جانا اور بادشاہ کو دکھا دینا، وہ تمہیں دو گاؤں دے دے گا۔'' بوڑھے کی آنکھیں حیرت سے پھٹ گئیں۔ اُسے اپنے کانوں پر یقین نہیں آرہا تھا۔

''میرے پاس کاغذ کہاں؟'' بوڑھا بولا۔

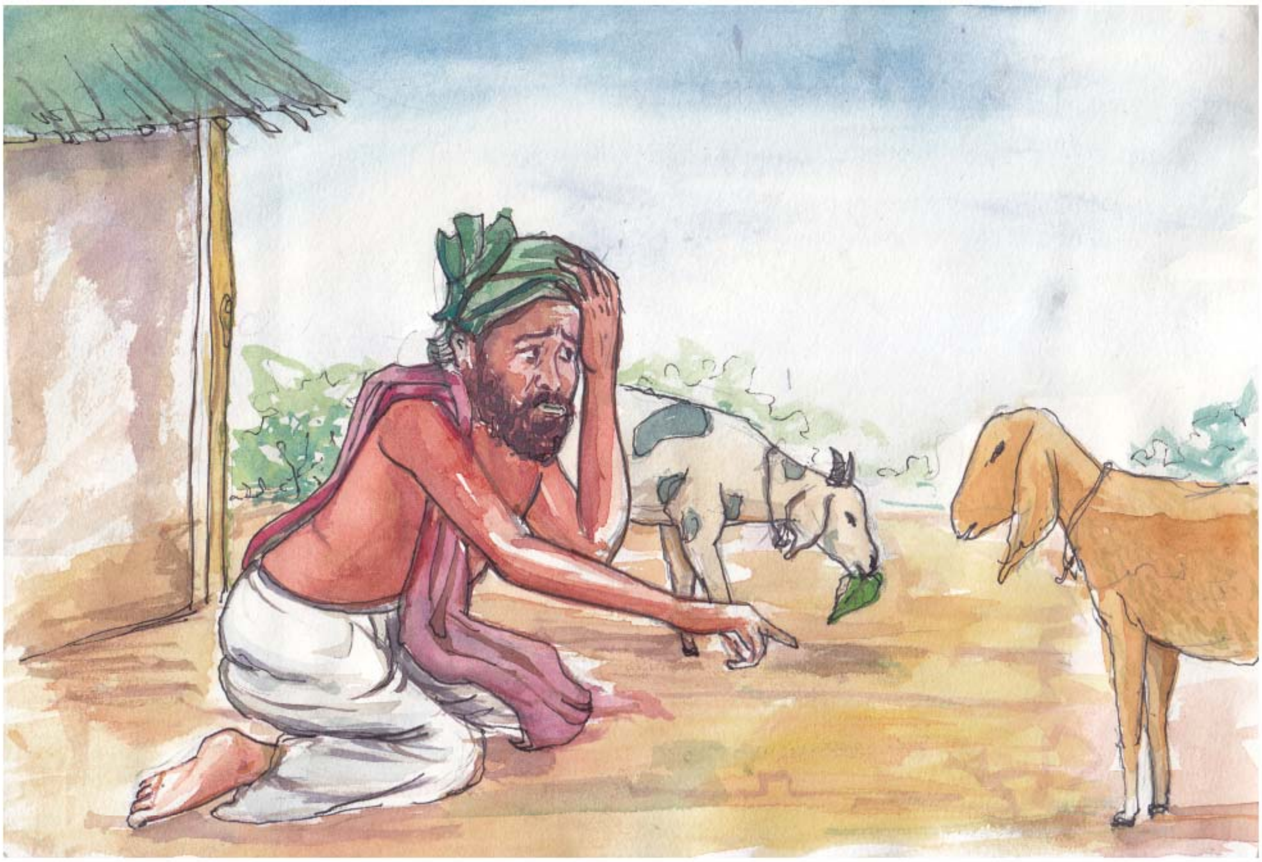

بادشاہ نے پیپل کا ایک بڑا سا پتّا اٹھالیا اور اس پر لکھ کر بوڑھے کو دیتے ہوئے کہا ''لو! یہ بادشاہ کی خدمت میں پیش کردینا''۔

بوڑھا دو گاؤں کے خیال میں مگن تھا، سوچ رہا تھا کہ اب تو مزے آجائیں گے، بس یہی سوچتے سوچتے وہ لیٹ گیا، پتّا فرش پر رکھ دیا اور اونگھنے لگا۔

اچانک وہ تڑپ کر اٹھ گیا۔ ایک بکری وہی پتّا کھارہی تھی۔ ''ہائے تونے دو گاؤں کھالیے' وہ دردناک آواز میں چیخا، میں برباد ہوگیا۔ میں لٹ گیا۔

بہت دیر تک وہ بچوں کی طرح سسکتا رہا پھر سوچا، دہلی جاکر بادشاہ کو ساری داستان سنائی جائے، ہوسکتا ہے بادشاہ کو ترس آجائے اور وہ اُسے دو گاؤں بخش دے۔

دہلی پہنچ کر اس نے بار بار کوشش کی کہ بادشاہ سے ملے مگر کسی نے قلعے میں نہ گھسنے دیا۔ پہرے داروں

نے ہر بار ڈانٹ پھٹکار کر بھگادیا۔ اب تو اس کی حالت خراب ہوگئی، پاگلوں جیسا ہوگیا اور دہلی کی سڑکوں پر چلاتا پھرتا ''بکری نے دو گاؤں کھالیے۔ میں برباد ہوگیا۔''

لوگ اُسے پاگل سمجھ کر ہنستے تھے۔ بچے کنکریاں مارتے مگر وہ بس یہی رَٹ لگاتا رہتا ''بکری نے دو گاؤں کھالیے۔ میں برباد ہوگیا۔''

دہلی میں لال قلعے کے سامنے ہی جامع مسجد ہے۔ بادشاہ ہر جمعے کو وہاں نماز پڑھنے جایا کرتا تھا۔ راستے کے دونوں طرف لوگ بادشاہ کے دیدار کے لیے کھڑے ہوجاتے تھے۔

چرواہا بھی راستے پر جاکر کھڑا ہوگیا۔ جوں ہی بادشاہ نزدیک سے گزرا، چرواہے کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔

وہ تو وہی شخص تھا جسے اس نے دودھ پلایا تھا، پیاسا شکاری۔ وہ بادشاہ نکلا۔ بوڑھا بے اختیار چیخ اُٹھا ''بکری نے دو گاؤں کھالیے، میں برباد ہوگیا۔''

بادشاہ کے بڑھتے ہوئے قدم ٹھہر گئے۔ اس نے بوڑھے کی طرف دیکھا اور جیسے اسے اُس دن کا واقعہ یاد آگیا۔ اس نے مسکراکر کہا ''نماز کے بعد ہم سے ملو۔''

نماز کے بعد لوگوں نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھادیے۔ بوڑھا دیکھ رہا تھا بادشاہ کے ہاتھ بھی اٹھے ہوئے تھے۔

اس نے ایک شخص سے پوچھا ''بھلا بادشاہ کس سے کیا مانگ رہا ہے؟ اُسے کس چیز کی کمی ہے؟''

اس شخص نے بتایا ''بادشاہ اپنے خدا سے مانگ رہا ہے۔ اس خدا سے جس نے اسے بادشاہ بنایا ہے۔ بادشاہ، فقیر، چھوٹے بڑے سب اس سے مانگتے ہیں۔'' بوڑھا گہری سوچ میں ڈوب گیا، ''بادشاہ بھی خدا سے مانگ رہا ہے۔ پھر میں بھی کیوں نہ اسی سے مانگوں، بادشاہ کے سامنے ہاتھ کیوں پھیلاؤں؟ واہ! میں جاتا ہوں۔ جو بادشاہ کو دیتا ہے وہی مجھے بھی دے گا۔''

الفاظ و معانی

مُصاحب ساتھی، خاص دوست **چلچلاتی** سخت گرم، جلانے والی **جاگیر** وہ زمین جو بادشاہ یا حکومت کی طرف سے انعام کی طور پر دی جائے **دردناک** درد بھرا، رنجیدہ **بخش دینا** مفت دے دینا، بلا معاوضہ دے دینا، معاف کردینا **دیدار** ملاقات، **صورت** چہرہ **بے اختیار** بے قابو **بے بس** مجبور

محاورے

آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جانا حیرت میں رہ جانا، تعجب کرنا

ا. ذیل کے سوالات کے جواب ایک جملے میں لکھیے:

(۱) بادشاہ کس کی جھونپڑی میں گیا؟

(۲) بادشاہ نے اپنی بات کس پر لکھ دی؟

(۳) پتّہ کون کھا گیا؟

(۴) بوڑھے کو دیکھ کر بادشاہ نے کیا کہا؟

۲. ذیل کے سوالات کے جواب دیجیے :

(۱) بادشاہ نے ہرن دیکھا تو کیا کہا؟

(۲) بادشاہ نے اپنی پیاس کیسے بجھائی؟

(۳) پتہ کھانے پر چرواہے کا کیا حال ہوا؟

(۴) بادشاہ کو دعا مانگتے ہوئے دیکھ کر بوڑھے نے کیا سوچا؟

۳. ذیل کے جملے کون کہتا ہے لکھیے اور ان جملوں کی نقل نویسی کیجیے :

(۱) ”میں ایک شکاری ہوں۔ سخت پیاس لگی ہے، پانی پلاؤ۔“ ....

....

(۲) ”میرے پاس کاغذ کہاں۔“ ....

....

(۳) ''بکری نے دو گاؤں کھالیے میں برباد ہوگیا۔'' ....

....

(۴) ''نماز کے بعد ہم سے ملو۔'' ....

....

۴. ذیل کے الفاظ کے ہم معانی لفظ لکھیے:

بادشاہ .... حیرت .... فرش ....

ترس .... داستان .... دیدار ....

۵. ذیل کے الفاظ کی ضدیں لکھیے:

نزدیک × .... بادشاہ × .... بوڑھا × ....

فرش × .... فقیر × ....

۶. الفاظ کے مجموعے پر سے ایک لفظ لکھیے:

(۱) رعایا پر حکومت کرنے والا ....

(۲) مویشی چرانے والا ....

۷. اسکول کی لائبریری میں سے اپنی پسندیدہ کہانیاں حاصل کرکے پڑھیے۔ آپ کو بہت لطف آیا ہو ایسی دو کہانیوں کے نام نوٹ کیجیے۔

(۱) .... (۲) ....

۸. ذیل کے لفظ آگے اور پیچھے سے پڑھیے:

- چرچ
- نادان
- لعل
- ربر

آگے پیچھے سے پڑھنے پر ایک جیسے لگیں ایسے دو لفظ لکھیے اور دوسروں کو پڑھائیے۔

(۱) .... (۲) ....

۹. بادشاہ کو چلچلاتی دوپہر میں سخت پیاس لگ رہی تھی۔

اس جملے میں خط کشیدہ الفاظ دوبارہ پڑھیے، ایسے دیگر الفاظ لکھیے:

(۱) چلچلاتی دوپہر (۲) ....

(۳) .... (۴) ....

۱۰. مندرجۂ ذیل الفاظ پر سے جملے بنائیے:

(۱) چلچلاتی دوپہر

جملہ ....

(۲) ....

جملہ ....

(۳) ....

جملہ ....

(۴) ....

جملہ ....

۱۱. ذیل کے الفاظ کو لغت کی ترتیب سے لکھیے:

ہرن، مُصاحب، چرواہا، انعام، خدمت

(۱) .... (۲) .... (۳) ....

(۴) .... (۵) .... (۶) ....

سرگرمی

- لائبریری میں سے بربل اور پنچ تنتر کی کہانیاں حاصل کرکے پڑھیے۔

❖

١١.   بہت خوب!

مائل خیرآبادی

ایک بادشاہ تھا۔ اُس نے اپنے مُصاحب کو حکم دے رکھا تھا کہ اگر میں کسی کی بات سُن کر ''بہت خوب'' کہوں تو اُسے ایک ہزار روپیوں کی تھیلی انعام میں دینا۔

ایک دفعہ بادشاہ اپنے سپاہیوں کے ساتھ شکار کو جارہا تھا۔ راستے میں اُس نے ایک بوڑھے باغبان کو دیکھا جو اپنی زمین میں پودے لگا رہا تھا۔ اُسے پودے لگاتا دیکھ کر بادشاہ نے ایک مُصاحب سے کہا، ''دیکھو تو... یہ باغبان کتنا بوڑھا ہوگیا ہے۔ اس کی پلکیں تک سفید ہوچکی ہیں لیکن اب بھی اسے کمانے کی فکر ہے۔ یہ پودے برسوں میں درخت بنیں گے، تب ان پر پھل آئیں گے۔ کیا وہ اِن کے پھل کھانے تک زندہ رہے گا؟''

بادشاہ کی بات سُن کر مُصاحبوں نے کہا، ''حضور بالکل ٹھیک فرماتے ہیں۔''

بادشاہ نے حکم دیا، ''اس باغبان کو ہماری خدمت میں حاضر کرو۔ اُس سے پوچھتے ہیں کہ ایسی بے کار محنت کیوں کررہا ہے؟''

بادشاہ کے حکم سے باغبان کو اُس کے سامنے پیش کیا گیا۔ بادشاہ نے اُس سے پوچھا، ''بڑے میاں! تمہاری عمر کیا ہے؟''

''حضور! میری عمر چوراسی سال ہے۔''

تمہارا کیا اندازہ ہے، کتنے دن جیو گے؟''

''حضور! کچھ نہیں کہہ سکتا۔ موت کا وقت کوئی نہیں جانتا۔ ویسے میرا اندازہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ دو چار سال اور زندہ رہوں گا۔''

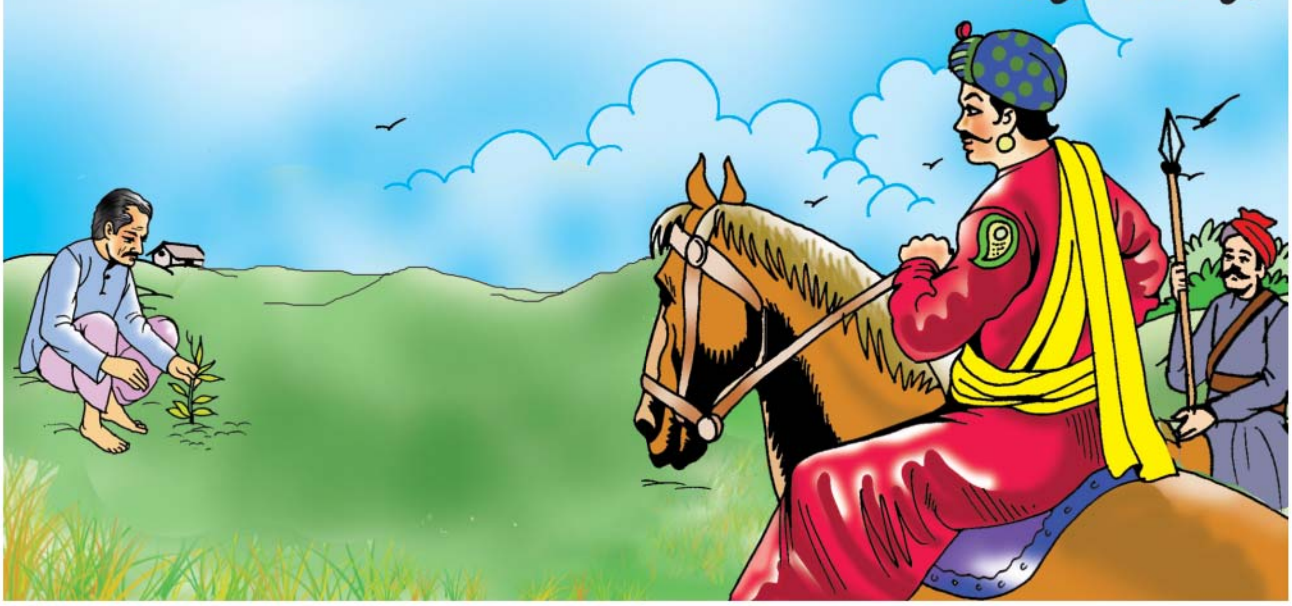

''اور تمہارے اِن پودوں میں پھل کتنے دنوں میں آئیں گے؟''
''اِن پودوں میں دس سال کے بعد پھل آسکیں گے۔''
''جب تم ان پودوں کے پھل نہیں کھاسکو گے تو پھر انھیں کیوں لگا رہے ہو؟''
''حضور! اللہ کسی کی محنت بے کار نہیں کرتا۔'' باغبان نے باغ کے درختوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا، ''دیکھیے سرکار! میرے بزرگوں نے جو پودے لگائے تھے، ان کے پھل میں کھارہا ہوں۔ اب جو پودے میں لگارہا ہوں، ان کے پھل میرے بچے کھائیں گے۔''
''بہت خوب!'' بادشاہ نے بے ساختہ کہا۔

بادشاہ کی زبان سے ''بہت خوب'' نکلا تو اُس کے مُصاحب سمجھ گئے کہ بادشاہ کو باغبان کا جواب پسند آگیا ہے۔ مُصاحب نے فوراً ہزار روپیوں کی تھیلی بوڑھے باغبان کی طرف بڑھادی اور بولا، ''بڑے میاں! حضور کی طرف سے یہ تمہارا انعام ہے۔ بوڑھے باغبان نے ایک ہزار کی تھیلی لیتے ہوئے ادب سے جھک کر کہا، ''حضور! میرے لگائے ہوئے یہ پودے تو دس بارہ سال میں پھل دیں گے لیکن مجھے تو آج ہی ان کا پھل مل گیا۔''

''بہت خوب!'' بادشاہ کو باغبان کا یہ جواب بھی پسند آیا۔ مصاحب نے اسے ایک اور تھیلی انعام میں دی۔ دوسری تھیلی پاکر باغبان نے عرض کیا، ''حضور! میرے یہ پودے تو سال میں ایک بار پھل دیں گے لیکن مجھے اسی وقت دوبار ان کا پھل مل گیا۔''

''بہت خوب!'' بادشاہ کو یہ جواب اتنا اچھا لگا کہ دوبار اس نے 'بہت خوب' کہہ دیا۔ مصاحب نے اس بار دو تھیلیاں اسے تھما دیں۔ بوڑھے نے سرجھکا کر وہ تھیلیاں بھی لے لیں اور بولا، ''حضور! میں نے اپنے بزرگوں سے سنا تھا کہ جس ملک کا بادشاہ رعایا پر مہربان ہوتا ہے تو اس کا پورا ملک خوش حال ہوجاتا ہے۔ میں نے یہ بات کانوں سے سنی تھی، آج اپنی آنکھوں سے دیکھ لی۔''

''بہت خوب، بہت خوب، بہت خوب!''

بادشاہ بوڑھے کے اس جواب سے اتنا خوش ہوا کہ تین بار اس کی زبان سے ''بہت خوب'' نکل پڑا۔ اس نے باغبان سے کہا، ''بڑے میاں! اب تم جو مانگو گے، تمھیں ملے گا۔''

باغبان نے عرض کیا، ''حضور! ہم باغبانوں اور کسانوں کو سب سے زیادہ پانی کی ضرورت ہے۔ اگر آپ مجھے منہ مانگا انعام دینا چاہتے ہیں تو سرکار، پانی کا معقول انتظام فرمادیں تاکہ باغبانوں اور کسانوں کو راحت ملے۔''

''تم ٹھیک کہتے ہو۔'' بادشاہ نے کہا اور پورے ملک میں نہریں جاری کرنے کا حکم دے دیا۔ کچھ ہی دنوں میں پورے ملک میں نہروں کا جال سا بچھ گیا۔ جگہ جگہ کنویں کھدوائے گئے۔ ملک دن دونی رات چوگنی ترقی کرنے لگا۔

الفاظ و معانی

مُصاحب ساتھی، ہم نشین **بے ساختہ** فوراً **رِعایا** پرجا **معقول** مناسب

محاورے

دن دونی رات چوگنی ترقی کرنا بہت زیادہ ترقی کرنا

خودآموزی

۱. **ذیل کے سوال کے جواب ایک جملے میں لکھیے:**

(۱) بادشاہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ کہاں جارہا تھا؟

(۲) بوڑھا باغبان کیا کررہا تھا؟

(۳) بادشاہ نے پہلی مرتبہ ''بہت خوب'' کہا تو مصاحب نے کتنے روپے انعام دیا؟

(۴) بوڑھے باغبان نے کس چیز کا انتظام کرنے کو کہا؟

۲. **ذیل کے سوالات کے جوابات لکھیے:**

(۱) باغبان کیوں پودے لگارہا تھا؟

(۲) باغبان نے اپنے لگائے ہوئے پودوں کا پھل فوراً کس طرح پایا؟

(۳) بادشاہ نے پورے ملک میں کیا کھودنے کا حکم جاری کیا؟

۳. **ذیل کے الفاظ کا استعمال کرکے جملے بنایئے:**

(۱) باغبان : ....

(۲) انعام : ....

(۳) خوش : ....

(۴) محنت : ....

(۵) درخت : ....

۳. ذیل کے جملوں کو کہانی کی ترتیب میں لکھیے:

(۱) باغبان کو بادشاہ کے سامنے پیش کیا گیا۔
(۲) بادشاہ نے پورے ملک میں نہریں جاری کرنے کا حکم دیا۔
(۳) بادشاہ اپنے سپاہیوں کے ساتھ شکار کو جا رہا تھا۔
(۴) بڑے میاں! حضور کی طرف سے یہ تمھارا انعام ہے۔
(۵) باغبان زمین میں پودے لگا رہا تھا۔

(۱) ....
(۲) ....
(۳) ....
(۴) ....
(۵) ....

۵. ذیل کے جملے کون کہتا ہے، وہ لکھیے:

(۱) ''دیکھو تو ... یہ باغبان کتنا بوڑھا ہوگیا ہے!'' ....
(۲) ''حضور! میری عمر چوراسی سال ہے!'' ....
(۳) ''بڑے میاں! حضور کی طرف سے یہ تمھارا انعام ہے۔'' ....
(۴) ''بہت خوب! بہت خوب!'' ....
(۵) ''مجھے تو آج ہی ان کا پھل مل گیا۔'' ....

۶. ذیل کے الفاظ کے معانی لکھیے:

(۱) رعایا .... (۲) راحت .... (۳) خوش حال ....
(۴) مالی .... (۵) فکر ....

۷. ذیل کے الفاظ کو لغت کی ترتیب میں لکھیے:

(۱) عزت (۲) اونٹ (۳) نیک (۴) باغبان (۵) زمانہ
(۱) .... (۲) .... (۳) .... (۴) .... (۵) ....

سرگرمی

- طلبہ کا گروپ بنا کر ہر گروپ اسکول کے آنگن میں پودے لگائے اور اس کی دیکھ بھال کرے۔
- اسکول کے قریب جو سب سے بزرگ (عمر رسیدہ) آدمی ہوں ان کو جماعت میں آنے کی دعوت دیجیے اور ان کے تجربات معلوم کیجیے۔
- کہانی کو جماعت میں ڈرامے کی صورت میں پیش کیجیے۔

اعادہ- ۳

۱. ذیل کے سوالات کے جواب ایک جملے میں دیجیے :

(۱) مکتوب الیہ کسے کہتے ہیں؟

(۲) کون سے رشتے دار پیارے لگتے ہیں؟

(۳) بادشاہ نے اپنی بات کس پر لکھ دی؟

(۴) بوڑھے باغبان نے کس چیز کا انتظام کرنے کو کہا؟

۲. ذیل کی عبارت پڑھ کر سوالات کے جواب لکھیے :

لئیق واپس آیا تو وہ خوش اور مطمئن تھا۔ اگلی صبح وہ اٹھا۔ اس کی جیب میں ایک سِکّہ نہ تھا۔ اس نے صرف دس سِکّے اپنے اوپر صرف کیے تھے اور باقی بوڑھے کو دیے تھے، لیکن اسی وقت سے اس کی قسمت پلٹ گئی۔ اس نے سخت محنت شروع کی اور وہ ترقی کرتا رہا اور آخر کار ایک دن دکان کا مالک بن گیا۔ اس کے پاس دولت تھی جو اس نے اپنی محنت سے کمائی تھی۔

سوالات :

(۱) لئیق واپس آیا تو کیسا تھا؟

....

(۲) اس نے کتنے سِکّے اپنے اوپر صرف کیے تھے؟

....

(۳) وہ دکان کا مالک کیسے بن بیٹھا؟

....

(۴) اس کے پاس کون سی دولت تھی؟

....

۳. مثال کے مطابق الگ الگ دو الفاظ پر سے ایک جملہ بنائیے :

مثال : بادشاہ، بوڑھا

بادشاہ بوڑھے کی محنت دیکھ کر خوش ہوگئے۔

(۱) شکاری، قدم (۲) تہوار، بچے (۳) فون، اسکول

۴. ذیل کے الفاظ کے ہم معنی الفاظ لکھیے:

مثال : چلن۔ (رواج) طریقہ

(۱) سلیقہ ....، .... (۲) آشنائی ....، ....

(۳) بے اختیار ....، .... (۴) دردناک ....، ....

۵. ذیل کے الفاظ کی ضدیں لکھیے:

(۱)امید × .... (۲) مشکل × .... (۳) عزت × ....

(۴) خوشی × .... (۵) بوڑھا × .... (۶) فرش × ....

۶. ذیل کا خط پڑھیے :

فردوس جہاں پٹھان

مورخہ ۱۹ ستمبر ۲۰۱۳ء

محترم بڑے بھائی جان

السلامُ علیکم

آپ سب مزے سے ہوں گے اور دادی کی طبیعت بھی ٹھیک ہوگی۔ آپ کو خوشخبری دیتی ہوں کہ میں ''مضمون نویسی'' کے مقابلے میں ضلع میں اوّل نمبر آئی ہوں، مجھے بہت سی کتابیں اور انعامات حاصل ہوئے ہیں۔ میں بے حد خوش ہوں۔ لائبریری کا استعمال کرنا آپ ہی نے مجھے سکھایا تھا نا؟ آپ کی دعاؤں سے مجھے یہ شرف حاصل ہوا ہے۔ مجھے آپ کی بہت یاد آتی ہے۔

پچھلے دو ماہ سے ہم نئے مکان میں رہنے گئے ہیں تو اب آپ اس پتے پر خط لکھنا۔ ۲۷، گاندھی کالونی باغ کے پاس، اقبال گڑھ

میں اتوار کو آؤں گی تب تفصیل سے باتیں کریں گے۔ لاڈلے معین کو بہت بہت پیار۔

آپ کی خیر اندیش

۶. یہ خط کہاں سے لکھا گیا ہے۔ سوچ کر پتہ، تاریخ اور لکھنے والے کا نام وغیرہ لکھیے:

....

....

....

....

....

۷. ذیل میں درج 'الف' میں محاورے اور 'ب' میں معنی ہیں۔ محاورے اور معنی کی مناسب جوڑیاں بنائیے:

الف (محاورے)		ب (معنی)
(۱) بھیگی بلّی بننا	☐	(۱) مِل جُل کر رہنا
(۲) دن دونی رات چوگنی ترقی کرنا	☐	(۲) طعنہ دینا
(۳) آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جانا	☐	(۳) ڈرنا، گھبرانا
(۴) فقرہ کسنا	☐	(۴) بہت زیادہ ترقی کرنا
(۵) گھُل مِل کر رہنا	☐	(۵) حیرت میں رہ جانا

۸.   قوسین میں سے مناسب اضافت پسند کرکے خالی جگہ پُر کیجیے :

(سے، کا، کی، کو، کے)

(۱)   طوطے .... کا رنگ ہرا ہوتا ہے۔

(۲)   میں اسکول .... گھر جاتا ہوں۔

(۳)   ان .... آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو ٹپکنے لگے۔

(۴)   بارش میں پرندوں .... پَر بھیگ جاتے ہیں۔

(۵)   جس کی فتح ہو اسی .... انعام ملتا ہے۔

❖

۱۲. ژراف

''ژِراف چچا! آداب۔''

''آداب، خرگوش بھائی! بہت دنوں بعد ملے۔ کیسے ہو؟''

''ٹھیک ہوں چچا جان، ایسے ہی ملنے چلا آیا۔''

''اچھا تو بتاؤ، تمہاری کیا خاطر کی جائے؟ تم ہری گھاس کھاتے ہو اور میں گھاس تک جھک نہیں پاتا۔ کہو تو کچھ پھول پتّے توڑ لاؤں؟''

''نہیں نہیں چچا جان، آپ تکلیف نہ کریں۔ میں کھا پی کر گھر سے نکلا ہوں۔ آپ اگر مہربانی فرما کر تھوڑی دیر ٹہلنا بند کریں تو ....''

''تو کیا؟ خرگوش بھائی۔''

''میں آپ کا انٹرویو لے لوں۔ میرا مطلب ہے کہ آپ کے بارے میں آپ سے کچھ سوال پوچھوں۔''

''اچھا اچھا ....'' ژِراف ہنستے ہوئے بولا، ''میں کوئی بہت بڑا جانور ہوگیا ہوں خرگوش بھائی؟''

''کیوں نہیں! آپ تنزانیہ ملک کے قومی جانور ہیں۔ کیا یہ فخر کی بات نہیں؟ آزاد ہوتے ہی تنزانیہ نے اپنے پہلے ڈاک ٹکٹ پر آپ ہی کی تصویر چھاپی۔ چچا! یہ بات سچ ہے نا؟''

''اچھا بابا، تم کہتے ہو تو مان لیتا ہوں پوچھو، کیا پوچھنا ہے؟''

ژِراف چچا! ''یہ بتایئے کہ دنیا کے سب سے اونچے چوپایے آپ ہیں یا اونٹ؟''

''عام طور پر لوگ اونٹ کو سب سے اونچا چوپایہ مانتے ہیں۔''

''اونٹ کی اونچائی تو بارہ، تیرہ فٹ کے قریب ہوتی ہے، اور ژِراف چچا آپ کی؟''

''فیتا لے کر ناپ لو۔''

''آپ تو مذاق کرنے لگے چچا۔ کہاں میں چھوٹا خرگوش اور کہاں آپ کا یہ اونچا قد!''

ژِراف مسکرا کر بولا، ''عام طور پر ہماری اونچائی اٹھارہ فٹ ہوتی ہے۔ لیکن خرگوش بھائی! افریقہ میں ہماری نسل ایسی ہے کہ جس میں ۱۹ فٹ تک کی اونچائی کے ژِراف بھی ہوتے ہیں۔''

''اپنے رہنے کے لیے کیسی جگہ پسند کرتے ہیں؟''

ژراف نے بتایا، ''جہاں اونچے اونچے پیڑ ہوں تاکہ پیڑوں کی پتیاں توڑ کر کھاسکیں۔''

''کیا صحیح ہے چچا کہ آپ جنگلوں میں جُھنڈ بنا کر گھومتے ہیں؟''

''ہاں بالکل صحیح ہے۔ کبھی کبھی تو سو سے بھی زیادہ ژِراف ایک جُھنڈ میں ہوتے ہیں۔''

''پھر تو آپ کسی بھی دشمن کے چھکّے چُھڑا دیتے ہوں گے۔ ژراف چچا؟''

''نہیں خرگوش بھائی! ہماری قوم بہت امن پسند ہے، ہم کسی سے لڑتے جھگڑتے نہیں۔''

''نہیں چچا، میں تو یہ پوچھتا ہوں کہ جنگل میں رہتے ہوئے کبھی کوئی خطرناک جانور آپ پر حملہ کردے تب؟''

''بھائی، ہمارا وزن گینڈے کے وزن کے برابر ہے۔ یعنی تقریباً دوٹن۔ اس لیے بچارے چھوٹے موٹے جانور تو ہم پر حملہ کرنے کی ہمت نہیں کرتے۔''

''جنگل کا راجا شیر تو حملہ کرسکتا ہے چچا؟''

''ہاں، کبھی کبھی تو شیر حملہ ضرور کردیتا ہے لیکن سچ پوچھو تو وہ بھی ہماری دولتّی سے گھبراتا ہے۔ ہماری لمبی لمبی ٹانگیں اور پاؤں کے نیچے یہ کُھر دیکھے ہیں تم نے؟ شیر کے جبڑے پر ایک لات پڑجائے تو بتّیسی باہر آجائے۔''

''اچھا چچا! جیسے اونٹ اپنی ٹانگوں سے بہت تیز دوڑتے ہیں، کیا آپ بھی دوڑ سکتے ہیں؟''

''ہاں ہم بھی دوڑ سکتے ہیں۔''

''چچا! آپ پانی کیسے پیتے ہیں؟''

ژراف نے جواب دیا، ''جب بھی پانی پینا ہوتا ہے، کسی ندی، نالے، یا تالاب پر اپنی ٹانگوں کو چوڑائی میں پھیلاکر، اپنی لمبی گردن کو نیچے جھکاکر پانی پی لیتے ہیں۔ ویسے ہم پانی پیے بغیر ایک ہفتے تک زندہ رہ سکتے ہیں۔''

''اور کوئی خاص بات چچا جو آپ بتانا چاہیں۔''

''بھئی، خاص باتیں تو بس اتنی ہیں کہ ہم اونٹ کی طرح نہ لمبا سفر کرسکتے ہیں، نہ ہاتھی کی طرح بوجھ اٹھاسکتے ہیں۔ ہاں! ہماری نظر ان دونوں سے بہت تیز ہوتی ہے۔ ہم کھڑے کھڑے ہی نیند لے لیتے ہیں۔ سوکھی اور سخت زمین ہمیں بہت پسند ہے۔ کیچڑ یا دلدل سے ہم بہت دور رہتے ہیں۔ ایک اور اہم بات سن لو۔ نہ ہم کسی کو کاٹ سکتے ہیں اور نہ ہی کسی پیڑ کی موٹی ٹہنی کو توڑ سکتے ہیں، پھر بھی ہمارا

دل بہت بڑا اور مضبوط ہوتا ہے۔ ہمارا سر، ہمارے دل سے بارہ فٹ اونچائی پر ہوتا ہے۔ خرگوش بھائی! ہمارا دل بڑا ہونے کے ساتھ ساتھ طاقت ور بھی ہوتا ہے۔ جب ہی تو ہمارے دل سے خون، سر تک پہنچتا ہے۔''

''اور کوئی دلچسپ بات چچا!''

ایک دلچسپ اور اہم بات یہ ہے کہ ہم سفید دھاریوں اور پیلے چوکور والے زِراف اکثر خاموش رہتے ہیں۔ اس لیے یہ سمجھا جاتا ہے کہ ہمارے گلے میں آواز کی نلی نہیں ہے اور ہم گونگے ہیں۔ اصل میں ہم بہت کم بولتے ہیں۔ یوں سمجھ لو کہ ہمیں بولنا پسند نہیں۔''

''اچھا زراف چچا! آپ کا بہت بہت شکریہ۔ آپ کو تکلیف دی۔ اب میں چلتا ہوں۔ انشاء اللہ پھر ملیں گے۔ خدا حافظ۔''

الفاظ و معانی

انٹرویو باضابطہ ملاقات، کسی سے مل کر سوال و جواب کرنا **خاطر کرنا** مہمان نوازی کرنا **چوپایہ** چار پاؤں والا جانور **فیتا** ناپ پٹی، میزر ٹیپ **جھنڈ** جانوروں کا گلّہ **امن پسند** صلح پسند، جسے لڑائی پسند نہ ہو **دو ٹن** تقریباً دو ہزار کلو **دولتی مارنا** پیچھے کی دو لاتوں سے حملہ کرنا **بوجھ** وزن **اہم** خاص

محاورے

چھکّے چھڑانا ہرانا

ا۔ ذیل کے سوالات کے جواب ایک جملے میں لکھیے:

(۱) زِراف کا انٹرویو کس نے لیا؟

(۲) خرگوش کیا کھاتے ہیں؟

(۳) زِراف کون سے ملک کا قومی جانور ہے؟

(۴) زِراف کی اونچائی عام طور پر کتنی ہوتی ہے؟

(۵) زِراف کا وزن کتنا ہوتا ہے؟

۲. ذیل کے سوالات کے جواب تین چار جملے میں لکھیے:

(۱) ژراف کس جگہ پر رہنا پسند کرتے ہیں؟

(۲) شیر کے حملے کا جواب ژِراف کس طرح دیتے ہیں؟

(۳) چھوٹے موٹے جانور ژِراف پر حملہ کیوں نہیں کرسکتے؟

۳ (الف) سبق کی بنا پر (سبق کے تعلق سے) ژراف کے بارے میں پانچ چھ جملے لکھیے:

۴ (الف) دی گئی مثال کے مطابق الفاظ بنایئے۔

(۱) مثال : مہربان – مہربانی

سخت	اصل	محنت ....
روشن	مضبوط	قابل ....

(ب) مثال : خاطر – خاطردار

جواب	وزن	دل ....
مال	دین	رُعب ....

(ج) مثال : لڑکا – لڑکے

بچہ	کمرہ	آنکھ ....
کتاب	دریچہ	سانس ....

۵. قوسین میں سے مناسب الفاظ پسند کرکے خالی جگہ پُر کیجیے:

(ژراف، کھڑے کھڑے، افریقہ)

(۱) دنیا میں سب سے اونچا چوپایہ .... ہے۔

(۲) ۱۹۔ فٹ اونچائی والے ژراف .... میں پائے جاتے ہیں۔

(۳) ژراف .... ہی نیند سے لیتے ہیں۔

۶. ذیل کے الفاظ کے ہم معانی بتائیے :

امن پسند .... وزن .... دلدل ....

اہم .... آواز .... نیند ....

۷. ذیل کے الفاظ کی ضدیں لکھیے:

تکلیف × .... صحیح × .... قریب × ....

پسند × .... دشمن × .... خاص × ....

۸. صحیح ہجے کے سامنے (✓) لگائیے :

عاداب	☐	قومی	☐	شعر	☐
مہربانی	☐	افریکا	☐	شیر	☐
کھرغوش	☐	ژراف	☐	اونٹ	☐

۹. ذیل کے الفاظ کو لغت کی ترتیب دیجیے :

ٹہلنا،تنزانیہ، چوپایہ، خرگوش، وزن

(۱) .... (۲) .... (۳) ....

(۴) .... (۵) ....

سرگرمی

- آپ کے مدرس سے افریقہ کے دیگر حیوانات کے بارے میں معلومات حاصل کریں۔

❖

۱۳۔ تِتلی اور گُلاب

ایک تھی تتلی اور ایک تھا گلاب کا پھول، دونوں باغ کے ایک کونے میں الگ تھلگ رہتے تھے۔ تتلی گلاب کے پھول کو اپنا سہانا ناچ دکھاتی اور گلاب اسے دیکھ دیکھ جھومتا، اور مارے خوشی کے اپنی ساری پتّیاں کھول دیتا کہ تتلی جتنا رس چاہے چوس لے۔ دونوں میں دوستی تھی اور اپنی چند روزہ زندگی خوش خوش گزار رہے تھے۔

باغ کے جس حصّے میں یہ دونوں رہتے تھے، وہ ایسا بے رونق تھا کہ تتلیاں اور بھونرے اُدھر کبھی رُخ نہ کرتے تھے، وہاں گلاب کا صرف ایک ہی پیڑ تھا۔ اس میں کلیاں تو کئی تھیں مگر پھول یہی ایک کھلا تھا۔ چنانچہ تتلی گلاب کے پھول کو دنیا کا سب سے حسین پھول سمجھتی تھی اور گلاب کا پھول تتلی کو دنیا کی سب سے حسین تتلی۔ دونوں کی زندگی بڑے امن اور چین سے گزرتی تھی۔

ایک دن اتفاق سے تتلیوں کا ایک جھرمٹ اُدھر آنکلا، وہ سب کی سب حسین تھیں۔ ان کی پَر رنگ برنگے اور نازک تھے اور ان پر نہایت خوش نما چتّیاں پڑی ہوئی تھیں۔ یہ تتلی خوب صورتی میں ان کی گرد کو بھی نہیں پہنچتی تھی۔ اس کے پَر نازک تو تھے مگر ان کا رنگ نہ سرخ تھا، نہ نیلا اور نہ اُرغوانی۔ وہ سفید تھے اور بس۔

تتلی اور گلاب کا پھول بڑی حیرانی سے انھیں دیکھنے لگے۔ یہ جھرمٹ باغ کے اس کونے میں صرف پل بھر کے لیے رُکا اور پھر آگے بڑھ گیا۔ تتلیوں کو شاید باغ کا یہ ویرانہ ناپسند آیا۔ انھوں نے یہ سمجھ کر کہ یہاں ہمارے حُسن کو پرکھنے والا کوئی ہے نہیں، یہاں کیا ٹھہرنا۔ باغ کے اس حصّے کا رخ کیا جہاں چہل پہل اور گہما گہمی تھی۔ رنگا رنگ اور قسم قسم کے پھول کھلے تھے۔ سنگ مرمر کا حوض تھا۔ وہ چاہتی تھیں کہ اس کے شفاف پانی میں اپنا عکس دیکھیں اور حوض کی لال لال خوب صورت مچھلیوں سے باتیں کریں۔

اُن تتلیوں کے اِدھر آجانے سے اس تتلی اور گلاب کی زندگی جیسے یک بیک بدل گئی۔ اب وہ پہلے کی طرح خوش نہ رہے۔ تتلی کو آج پہلی مرتبہ معلوم ہوا کہ دنیا میں اس سے کہیں بڑھ کر حسین تتلیاں موجود ہیں۔ اس کا دل ٹوٹ گیا۔ اُدھر گلاب کا پھول اپنی دوست کو غمگین دیکھ کر دل ہی دل میں کڑھنے لگا۔

آج تتلی نہ پہلے کی طرح گلاب کے اِردگرد ناچی، نہ اس کی پتّیوں پر بیٹھ کر رس پیا۔ دن بھر دونوں چُپ چُپ رہے۔ آخر دن تمام ہوا اور چاروں طرف شام کا اندھیرا پھیلنے لگا، تتلی رات کو ہمیشہ گلاب کے پھول کی گود میں سویا کرتی تھی۔ مگر آج وہ اس کی شاخ کے ان پتّوں میں جن میں کانٹے ہی کانٹے تھے منہ چھپا کر پڑی رہی۔ معلوم ہوتا تھا اپنی بدصورتی کی وجہ سے گلاب کے پھول سے دور رہنا چاہتی ہے۔

رات ہوئی۔ پرندوں کے چہچہے تھم گئے۔ ہر طرف خاموشی چھا گئی۔ جگنو روشنیاں لے لے کر باغ میں چوکیداری کرنے نکل آئے۔ سب چرند پرند سونے کی تیاریاں کرنے لگے مگر گلاب کے پھول کو نیند کہاں۔ وہ اپنے دوست کے غم کا راز سمجھ گیا تھا اور دل ہی دل میں ایسی تدبیر سوچ رہا تھا جس سے تتلی حسین بن جائے۔

آدھی رات گزر گئی مگر پھول ابھی سوچ رہا تھا۔ یکایک ایک ترکیب اس کے ذہن میں آئی۔

اس نے جھک کر تتلی کی طرف دیکھا۔ وہ اس سے تھوڑے ہی فاصلے پر شاخ کے ہرے پتوں میں بے خبر سو رہی تھی۔ پھول نے اپنا سارا زور لگا کر اپنی پتّیوں کو سُکیڑنا اور ان کی نازک رگوں سے سرخ رس کھینچنا شروع کیا۔ اس عمل سے پھول کو بہت تکلیف ہوئی مگر وہ پھر بھی خوش تھا کیونکہ یہ سب تکلیف وہ اپنے دوست کو خوش کرنے کے لیے اٹھا رہا تھا۔

تھوڑی دیر میں پھول کی کٹوری سے سرخ سرخ قطرے اس جگہ ٹپکنے لگے جہاں تتلی اپنی بدصورتی کا غمناک خواب دیکھ رہی تھی۔ رات بھر گلاب کے پھول کے یہ سرخ سرخ قطرے تتلی کے سفید ملگجے پَروں پر گرتے اور ان میں جذب ہوتے رہے، صبح کو سورج کی پہلی کرن پڑتے ہی تتلی کی آنکھ کھل گئی۔ اس کی نظر جیسے ہی اپنے پَروں پر پڑی اس کے منہ سے خوشی کی چیخ نکل گئی۔ اب اس کے پَر ان تتلیوں کے پَروں سے بھی زیادہ خوشنما تھے جو ایک دن پہلے ادھر سے گذری تھیں۔ سفید سفید پَروں پر سرخ سرخ چتّیاں یوں چمک رہی تھیں گویا تتلی کے پَروں پر ننھے ننھے لعل ٹکے ہوں۔ ایک بات اس کے پَروں میں ایسی تھی جو دنیا کی کسی تتلی کے پَروں میں نہیں تھی، وہ یہ کہ اس کے پَروں سے گلاب کی بھینی بھینی خوشبو نکلتی تھی جیسے گلاب کا عطر لگا رکھا ہو۔

الفاظ و معانی

سہانا پیارا **حسین** خوبصورت **جھرمٹ** جھنڈ **گہما گہمی** چہل پہل **سنگِ مرمر** ایک قسم کا سفید پتھر **شفاف** صاف ستھرا **غمگین** غم میں ڈوبا ہوا **راز** بھید **ملگجا** مٹی کے رنگ کا **خوشنما** خوبصورت **لعل** ایک خوبصورت قیمتی پتھر

۱. ذیل کے سوالات کے جواب ایک جملے میں لکھیے:

(۱) تتلی اور گلاب کہاں رہتے تھے؟

(۲) تتلی اور گلاب ایک دوسرے کو کیا سمجھتے تھے؟

(۳) تتلیوں کا جھنڈ کہاں جا کر ٹھہرا؟

(۴) گلاب کا پھول اپنے دل میں کیوں کڑھنے لگا؟

۲. ذیل کے سوالات کے جواب لکھیے:

(۱) تتلی، گلاب کے لیے کیا کرتی اور گلاب خوشی کے مارے کیا کرتا تھا؟

(۲) تتلیوں کے جھنڈ آجانے سے تتلی اور گلاب کی زندگی پر کیا اثر ہوا؟

(۳) رات ہونے پر باغ کا منظر کیسا ہوگیا؟

(۴) صبح ہوتے ہی تتلی کے پروں کا رنگ سرخ کیسے ہوگیا؟

۳. تتلی اور گلاب کی دوستی کے بارے میں پانچ جملے لکھیے:

(۱) ....

(۲) ....

(۳) ....

(۴) ....

(۵) ....

۴. (الف) مثال کے مطابق الفاظ بنائیے:

(۱) مثال مور - مورنی بیل - گائے

طوطا .... ہاتھی .... مرغا ....

کتّا .... اونٹ.............. بکرا ....

(ب) مثال کے مطابق جملے مکمل کیجیے:

مثال : باغ میں تتلی رہتی تھی۔ باغ میں تتلیاں رہتی تھیں۔

حوض میں لال مچھلی تھی۔ حوض میں لال ....

بچہ تتلی دیکھ کر خوش ہوگیا۔ بچے ....

کسان کھیت میں کام کرتا ہے۔ کسان ....

(ج) قوس میں دی گئی اضافت پسند کر کے خالی جگہ پُر کیجیے :

(کا، کی، کو، کے)

(۱) دونوں باغ .... کونے میں رہتے تھے۔

(۲) تتلیوں .... ایک جھرمٹ ادھر آ نکلا۔

(۳) اپنی بدصورتی .... وجہ سے تتلی غمگین تھی۔

(۴) تتلی غم زدہ رہے یہ بات گلاب .... پسند نہیں تھی۔

۵. ہم معنی الفاظ تلاش کیجیے اور جوڑیے :

راز	شفاف	سرخ	سہانا	حسین	گرد
صاف	خوبصورت	بھید	ڈھول	لال	پیارا

۶. خاکہ پر سے کہانی لکھیے:

ایک لومڑی .... بہت بھوک لگنا .... کھانے کی تلاش میں مارے مارے پھرنا .... جنگل میں ایک انگور کی بیل دکھائی دینا۔ لومڑی کا خوش ہونا۔ لومڑی کا کودنا۔ انگور اونچائی پر ہونا۔ انگور حاصل نہ ہونا۔ لومڑی کا مایوس ہونا اور کہنا انگور کھٹّے ہیں۔

۷. ذیل کے الفاظ کو لغت کی ترتیب دیجیے:

رس، خوشی، اتفاق، حسین، نازک

(۱) .... (۲) .... (۳) .... (۴) .... (۵) ....

سرگرمی

- آپ کے آس پاس کے درختوں کی معلومات حاصل کریں۔ درختوں کے استعمال کے بارے میں بحث کریں۔

❖

۱۴. میرا وطن

حامداللہ افسر

یہ آسماں بنایا سارا جہاں بنایا
میرے وطن کو تونے کیا گلستاں بنایا

کیا شکر ہو الٰہی سب کچھ عطا کیا ہے
میرے وطن کو تونے جنت بنا دیا ہے

کانوں کو بھر دیا ہے مٹی کو زر دیا ہے
اکسیر کر دیا ہے کیا پیارا گھر دیا ہے

کیا شکر ہو الٰہی سب کچھ عطا کیا ہے
میرے وطن کو تونے جنت بنا دیا ہے

چشمے ہیں گُنگُناتے ہیں کھیت لہلہاتے
پنچھی ہیں چہچہاتے اور لوگ مسکراتے

کیا شکر ہو الٰہی سب کچھ عطا کیا ہے
میرے وطن کو تونے جنت بنا دیا ہے

پربت جواک یہاں ہے ہم دوش آسماں ہے
کیسا عجب سماں ہے ایسی زمیں کہاں ہے

کیا شکر ہو الٰہی سب کچھ عطا کیا ہے
میرے وطن کو تونے جنت بنا دیا ہے

الفاظ و معانی

جہاں دنیا **عطا کرنا** مُفت دینا **زر** سونا **اکسیر** فائدہ مند **پنچھی** پرندہ **پربت** پہاڑ

خودآموزی

ا. ذیل میں دیے گئے سوال کے جواب لکھیے:

(۱) شاعر حامد اللہ نے اللہ کا شکر کس طرح ادا کیا ہے؟ (شعر لکھیے)

(۲) اللہ نے کانوں کو کس سے بھر دیا ہے؟

(۳) کون گنگناتا ہے؟

(۴) پنچھی کیا کرتے ہیں؟

(۵) پہاڑ کیسے ہیں؟

(۶) اللہ نے ہمارے وطن کو کیسا بنا دیا ہے؟

(۷) ہمارے ملک کا نام کیا ہے؟

(ب) دی گئی مثال کے مطابق لکھیے:

میرا – میرے

لڑکا – .... بچہ – .... تالا – ....

کُرتا – .... چشمہ – .... نالا – ....

(ج) ضدیں لکھیے:

جنّت × .... آسماں × ....

دینا × .... ہنسنا × ....

۲. نظم مکمل کریں:

پربت جو اِک ....

....

....

.... جنت بنا دیا ہے

(ب) ذیل کے بے ترتیب مصرعوں کو ترتیب سے لکھیے:

مثال : جنت بنا دیا ہے تو نے میرے وطن کو

میرے وطن کو تو نے جنت بنا دیا ہے

(۱) مٹی کو بھر دیا ہے کانوں کو زر دیا ہے

....

(۲) ہیں کھیت گنگناتے چشمے ہیں لہلہاتے

....

(۳) سب کچھ عطا ہو الٰہی کیا شکر کیا ہے

....

۳ (الف) اپنے دیش کے بارے میں پانچ جملے لکھیے:

(۱) ....

(۲) ....

(۳) ....

(۴) ....

(۵) ....

(ب) حروف کو جوڑ کر الفاظ بنائیے:

مثال : ع ط ا = عطا ....

(۱) م س ک ر ا ت ے ....

(۲) پ ر ب ت ....

(۳) ز م ي ن ....

(۴) ج ہ ا ن ....

(۵) ب ن ا ي ا ....

❖

۱۵.   بہادر گرُسَن

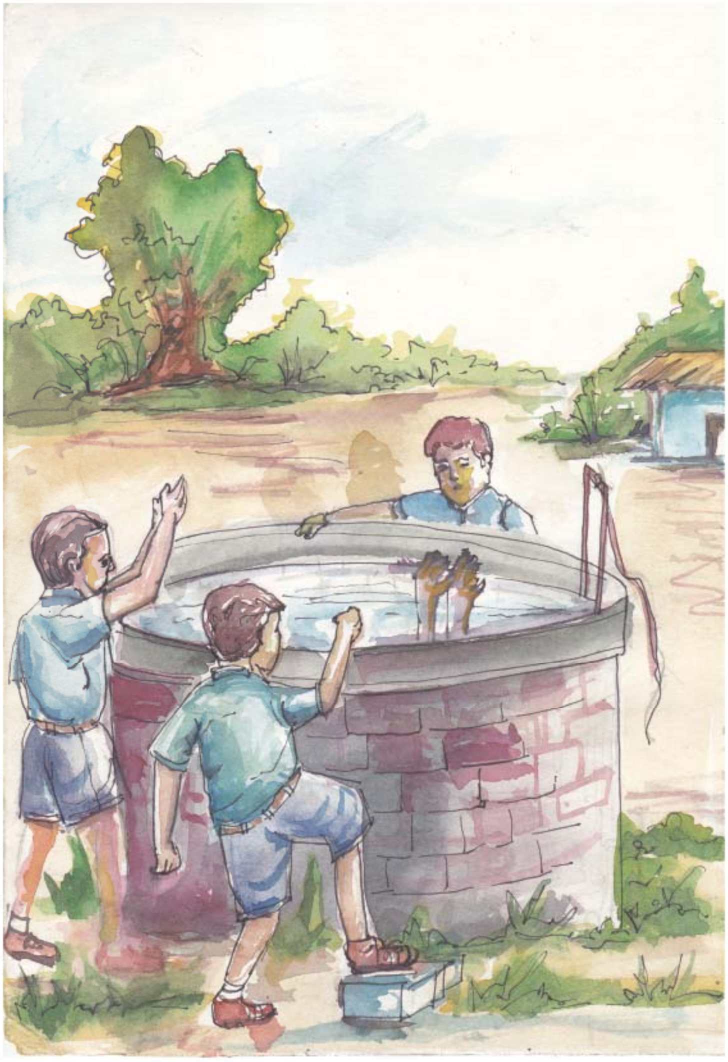

گجرات کے جونا گڈھ ضلع کے ایک گاؤں کا یہ سچّا واقعہ ہے۔ سرسوتی ندی کے کنارے بسا ہوا ایک چھوٹا سا گاؤں۔ اس گاؤں کا نام اومبری تھا۔ اُس گاؤں میں ایک چھوٹا سا اسکول تھا۔ اسکول کے قریب ۴۰ فٹ گہرا ایک کنواں تھا۔ گاؤں والے اسی کنویں سے پانی بھرتے تھے۔ اس کنویں میں ایک کچھوا رہتا تھا۔

۲۸، اگست ۱۹۸۲ء کا یہ واقعہ ہے۔ سنیچر کا دن تھا۔ اسکول صبح کا تھا۔ ساڑھے نو بجے وقفہ کی گھنٹی بجی۔ تمام بچے دوڑ کر باہر نکلے۔ کوئی کھلی جگہ کھیل رہا تھا۔ کوئی ناشتہ کررہا تھا۔ بہت سارے بچے کنویں کے اطراف کھڑے کنویں میں کچھوے کو دیکھ دیکھ کر خوش ہو رہے تھے۔ چلّا رہے تھے۔ تالیاں بجا رہے تھے۔ ان بچوں میں بھرت اور دیوشی بھی موجود تھے۔ کنویں کے اوپر ایک طرف کے حصّے میں ایک لکڑی کا تختہ رکھا ہوا تھا۔ کسی نے سچ کہا ہے۔ ''جوش میں ہوش نہیں رہتا'' بھرت اور دیوشی جوش میں آکر لکڑی کے تختہ پر چڑھ گئے اور کچھوے کو دیکھ کر اچھلنے کودنے لگے۔ لکڑی کا تختہ اندر سے سڑا ہوا تھا۔ دونوں بچوں کے اچھلنے کودنے سے تختہ ٹوٹ گیا اور دونوں بچے کنویں میں جاگرے۔

بارش کے دن تھے۔ کنواں پانی سے بھرا ہوا تھا۔ بھرت اور دیوشی پانی میں ڈبکیاں کھارہے تھے۔ باہر کھڑے ہوئے بچے چلّا رہے تھے۔ لیکن کنویں میں چھلانگ کون لگائے؟ بچوں کے چلّانے کی آواز سن کر گرُسَن

وہاں دوڑ کر آیا۔ کرِسن ایک بہادر اور باہمّت لڑکا تھا۔ عمر ہوگی کوئی سولہ سال۔ کرسن نے کنویں میں جھانک کر دیکھا۔ ارے یہ تو بھرت اور دیوشی ہیں۔ دونوں کرِسن کے دوست تھے۔ کرِسن اُنہیں ڈوبتے ہوئے کیسے دیکھ سکتا تھا۔ اس نے آوَ دیکھا نا تاوَ۔ اس نے فوراً کنویں میں چھلانگ لگادی۔ کرِسن تیرنا جانتا تھا۔ اس نے دونوں دوستوں کے ہاتھ پکڑ لیے۔

کنویں کے اندر پانی کی سطح سے کچھ اوپر ایک اور لکڑی کا تختہ تھا۔ اس تختہ پر چڑھ کر کرِسن نے بھرت اور دیوشی کو کھینچ لیا۔ باہر کھڑے ہوئے بچوں نے زور زور سے تالیاں بجائی۔ اتنی دیر میں کنویں کے اطراف کافی لوگ جمع ہوگئے تھے۔ انھوں نے رسّی کی مدد سے تینوں کو کنویں سے باہر نکالا۔ اس طرح بہادر کرِسن کو خوب شاباشی دی۔ اتنا ہی نہیں حکومت نے بھی اس کی بہادری کی قدر دانی کی۔ اور ۲۶، جنوری کے دن ہماری سابق وزیر اعظم اندرا گاندھی جی کے ہاتھوں بہادر بچوں کے نیشنل ایوارڈ سے نوازا گیا۔ اس طرح اپنی ہمّت اور بہادری کی وجہ سے کرِسن کا نام پورے ملک میں روشن ہوگیا۔

الفاظ و معانی

اطراف اردگرد **جوش** امنگ، جذبہ **ہوش** سمجھ **باہمت** ہمت والا **نیشنل** قومی **ایوارڈ** انعام **قدردانی** خوبی کو پہچاننا **عزت افزائی** **نوازنا**،عطا کرنا

محاورے

جوش میں ہوش نہ رہنا جوش میں آکر خطرے میں پڑنا **آؤ دیکھا نہ تاؤ** انجام یا نتیجے کی پرواہ کیے بغیر کسی کام کی طرف فوراً بڑھ جانا **نام روشن ہونا** شہرت پانا

خودآموزی

ا۔ مندرجۂ ذیل سوالات کے ایک۔ ایک جملے میں جواب لکھیے:

(۱) گجرات کے کس ضلع میں اومبری گاؤں آیا ہوا ہے؟

(۲) اسکول کے بچے کنویں میں کسے دیکھ کر خوش ہورہے تھے؟

(۳) کنویں میں کون گرگئے؟

(۴) بھرت اور دیوشی کی جان کس نے بچائی؟

(۵) کرِسن کو کون سے ایوارڈ سے نوازا گیا؟

۲. مندرجۂ ذیل سوالات کے جواب لکھیے:

(۱) اسکول کے بچے وقفہ کے دوران کیا کر رہے تھے؟

(۲) بھرت اور دیوشی کنویں میں کیسے گر گئے؟

(۳) کَرِسَن نے بھرت اور دیوشی کی جان کیسے بچائی!

۳. مندرجۂ ذیل جملوں کو سبق کی ترتیب کے لحاظ سے لکھیے:

(۱) کرسن نے کنویں میں جھانک کر دیکھا۔

(۲) گاؤں والوں نے کرسن کو خوب شاباشی دی۔

(۳) دونوں بچوں کے اچھلنے کودنے سے تختہ ٹوٹ گیا۔

(۱) ....

(۲) ....

(۳) ....

۴. مندرجۂ ذیل محاوروں کے معنی بتا کر جملوں میں استعمال کیجیے۔

(۱) جوش میں ہوش نہ رہنا = ...

....

(۲) آؤ دیکھا نہ تاؤ = ...

....

(۳) نام روشن ہونا = ...

....

۵. مندرجۂ ذیل الفاظ کے ہم معنی لکھیے:

(۱) اطراف .... (۲) جوش .... (۳) نوازنا ....

(۴) ہوش .... (۵) ایوارڈ ....

۶. مندرجۂ ذیل الفاظ کے متضاد لکھیے:

(۱) سچا × .... (۲) خوبصورت × .... (۳) چھوٹا × ....

(۴) قریب × .... (۵) بہادر × .... (۶) دوست × ....

۷. ہدایت کے مطابق لکھیے: (پہلے الفاظ کے آخری حرف سے نئے الفاظ)

قریب	گجرات	باہر	ہوش
باہر			
رات			
تاؤ			

(ب) مندرجۂ بالا جدول میں سے پانچ الفاظ پسند کر کے جملے بنائیے:

(۱) ....

(۲) ....

(۳) ....

(۴) ....

(۵) ....

۸. مندرجۂ ذیل الفاظ کو لغات کی ترتیب سے لکھیے:

کنواں، پانی، گاؤں

(۱) .... (۲) .... (۳) .... (۴) ....

سرگرمی

- اپنی لائبریری میں سے بہادری کے قِصّوں کی کتاب تلاش کر کے پڑھیے۔

❖

اعادہ - ۴

۱. **ذیل کے سوالات کے جواب ایک جملے میں دیجیے :**

(۱) ژِراف کون سے ملک کا قومی جانور ہے؟

(۲) تتلی اور گلاب کہاں رہتے تھے؟

(۳) اللہ نے ہمارے وطن کو کیا بنا دیا ہے؟

(۴) اسکول کے بچے کنویں میں کسے دیکھ کر خوش ہو رہے تھے؟

۲. **ذیل کے سوالات کے جواب دیجیے :**

(۱) شیر کے حملے کا جواب ژِراف کس طرح دیتے ہیں؟

(۲) صبح ہوتے ہی تتلی کے پروں کا رنگ سرخ کیسے ہوگیا؟

(۳) کَرِسَن نے دیوشی کی جان کیسے بچائی؟

۳. **ذیل میں درج ہر ایک کے بارے میں چار۔ چار جملے لکھیے:**

(۱) ژراف　　(۲) کَرِسَن　　(۳) گلاب کا پھول

۴. **ذیل کے صحیح جملوں کے سامنے ✓ اور غلط جملوں کے سامنے ✗ کی نشانی لگائیے :**

(۱) ژراف کا انٹرویو خرگوش نے لیا۔

(۲) تتلی اور گلاب جنگل میں رہتے تھے۔

(۳) کرسن نے کنویں میں جھانک کر دیکھا۔

(۴) ژراف اونٹ کی طرح لمبا سفر کرسکتے ہیں۔

۵. **درسی کتاب کے اسباق کی بنا پر جدول میں نام تلاش کرکے دائرہ O بنائیے :**

ب	با	د	ل	ص	ت	ت	ل	ی
م	ف	ر	ژ	ش	چو	ز	ں	ق
ش	ژ	یا	را	ی	ہا	ا	ب	ن
تا	خسر	ل	ف	خ	خا	کہ	جا	ن
ق	و	ک	ڈا	ک	ٹ	ر	صا	حب

٦. ذیل کے محاوروں کا استعمال کب کیا جاتا ہے لکھیے:

(۱) جھوٹے کا منہ کالا سچے کا بول بالا۔

(۲) یہ تو زمین پر پاؤں نہیں دھرتے۔

(۳) پاپی کی ناؤ منجھدار میں ڈوبتی ہے۔

(۴) بدن میں زور نہیں اور نام زور آور خاں ہے۔

ایسے جملے آپ بنایئے اور لکھیے:

(۱) ....

(۲) ....

(۳) ....

(۴) ....

۷. لائبریری سے بچوں کی کہانیوں کی کتابیں پڑھیے اور کسی ایک کہانی کے بارے میں لکھیے:

(۱) کتاب کا نام : ....

(۲) کتاب کا مصنف : ....

(۳) کہانی کے دو کردار : ....

۸. قوسین میں دیے گئے لفظ میں مناسب تبدیلی کرکے خالی جگہ پُر کیجیے:

(۱) کل صبح مہمان تشریف .... (لانا)

(۲) اس کے ذہن میں ایک ترکیب .... (آنا)

(۳) ڈاکوؤں نے اشرفیاں واپس کر .... (دینا)

(۴) چھٹی کے دن دوست بہت .... (گھومنا)

(۵) اس سال ساون کافی .... (برسنا)

❖

اضافی پڑھائی

۱. حمد

حفیظؔ جالندھری

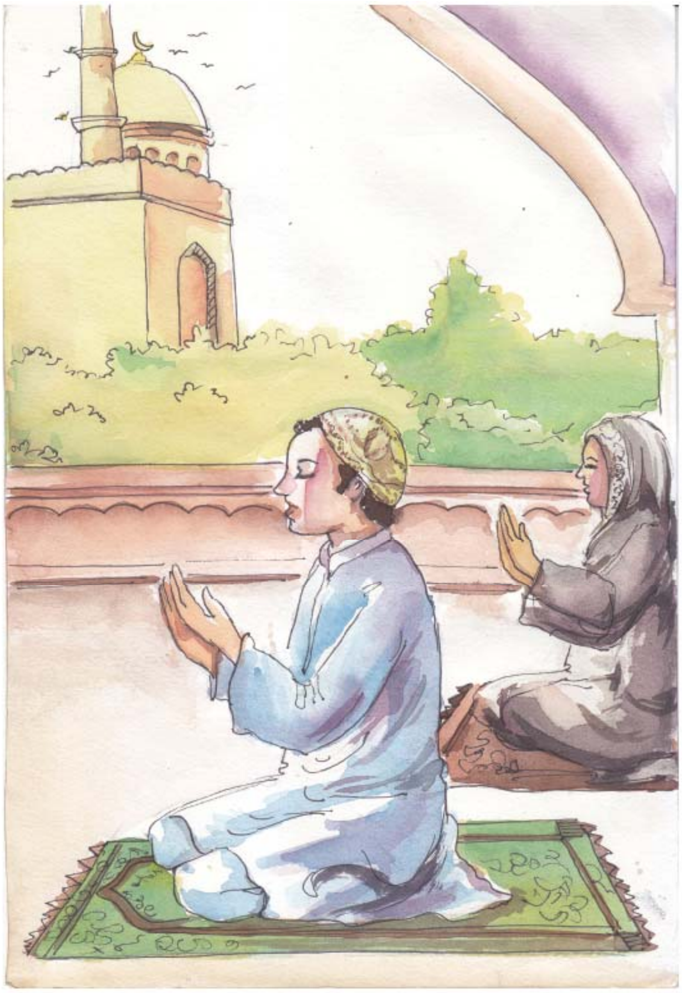

اے دو جہاں کے والی
اے گُلشنوں کے مالی
ہر چیز سے ہے ظاہر   حکمت تری نرالی
تیرے ہی فیض سے ہے   سر سبز ڈالی ڈالی
پتّوں میں تیری سبزی   پھولوں میں تیری لالی
سارا ہے کام تیرا
پیارا ہے نام تیرا

یہ خاک آگ پانی ہے تیری مہربانی
اونچے پہاڑ چُپ ہیں دے کر تری نشانی
ہے دم قدم سے تیرے دریاؤں میں روانی
ہے فیض عام تیرا
پیارا ہے نام تیرا
ہر شے میں ہم نے دیکھا تیرے کرم کا سایا
جس جا بھی ہم نے ڈھونڈا تیرا نشان پایا
خالق ہے تو خدایا مالک ہے تو خدایا
ہر ایک غلام تیرا
پیارا ہے نام تیرا

الفاظ و معانی

والی بادشاہ، مالک، حاکم **حکمت** ترتیب، تدبیر، عقل **فیض** فائدہ، نفع، بھلائی **روانی** بہاؤ، تیزی **شئے** چیز
جا جگہ، ٹھکانہ **حمد** خدا کی تعریف **خاک** مٹی، دھول

سرگرمی

- نظم زبانی یاد کریں۔

❖

۲۔ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ تعالیٰ نے پیارے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہایت شفیق اور رحم دل تھے۔ دوست دشمن سب کے ساتھ محبت اور شفقت سے پیش آتے تھے۔ کسی کو تکلیف میں مبتلا دیکھتے تو اس کا دکھ درد دور کرنے کی پوری کوشش کرتے۔ غریبوں، محتاجوں اور ضرورت مندوں کی مدد فرماتے۔ بیماروں کی خبرگیری کرتے، اپنے پرائے کے غم میں شریک ہوتے۔ بُرائی کا بدلہ بھلائی سے دیتے۔ دوسرے کی غلطیوں کو معاف کر دیتے۔ کبھی کسی کا دل نہ دکھاتے۔ کسی سوال کرنے والے کو نہ کبھی جھڑکتے اور نہ کبھی خالی ہاتھ واپس کرتے۔ ہمسایوں کا خاص خیال رکھتے۔

ایک بار خدا کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کمرے میں تشریف فرما تھے۔ اتنے میں ایک صحابی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور سلام کیا، حضور بڑی محبت سے ملے اور ہاتھ پکڑ کر انہیں بٹھانے لگے، تو دیکھا کہ ان صحابی کے ہاتھ کالے پڑے ہوئے ہیں۔ آپ نے حیرت سے پوچھا۔

''کیوں بھائی! تمہارے ہاتھ پر یہ کالے نشان کیوں ہیں؟'' ان صحابی نے عرض کیا: ''حضور اپنے بال بچوں کا پیٹ پالنے کے لیے پتھر پر ہتھوڑا چلاتا ہوں، چٹان توڑتا ہوں۔ یہ ہتھوڑا چلانے کی وجہ سے میرے ہاتھ

کالے ہوگئے ہیں۔ بھاری بھرکم ہتھوڑے کو مضبوطی سے پکڑنا پڑتا ہے۔''

صحابی کی بات سن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوش ہوئے اور ان کا ہاتھ چوم لیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات بہت پسند تھی کہ کسی کے آگے ہاتھ نہ پھیلا کر خود محنت سے اپنی روزی کمائی جائے نہ کہ دھوکہ اور بے ایمانی سے۔ اپنی محنت کی کمائی میں برکت بھی ہوتی ہے کیوں کہ یہ حلال کی کمائی ہے۔ حرام کی کمائی سے دور ہی رہنا چاہیے۔ کیوں کہ اس سے انسان کا ضمیر مُردہ ہوجاتا ہے۔

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بچوں پر خاص شفقت فرماتے۔ جب ان کے پاس سے گزرتے تو سلام میں پہل کرتے۔ جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو راستے میں جو بچے ملتے انھیں اپنے ساتھ سواری پر بٹھالیتے۔

پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نہ صرف انسانوں بلکہ جانوروں پر بھی مہربان تھے۔ ایک دفعہ ایک صحابیؓ آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان کے ہاتھ میں کسی چڑیا کے بچے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ''یہ بچے کہاں سے لیے ہیں'' صحابیؓ نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ میں نے انھیں ایک جھاڑی میں سے پکڑا ہے۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''فوراً جاؤ اور اِن بچوں کو وہیں رکھ آؤ۔''

ایک دفعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک باغ میں تشریف لے گئے۔ وہاں ایک اونٹ بھوک سے بلبلا رہا تھا اور اس کا پیٹ پیٹھ سے لگا ہوا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی شفقت سے اس کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا اور اس کے مالک کو بلاکر فرمایا: ''اس جانور کے بارے میں تم خدا سے نہیں ڈرتے؟''

شفقت اور رحم دلی کے علاوہ سادگی بھی پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ پاک کا ایک خاص پہلو ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساری زندگی جس سادگی سے بسر کی، اس کی مثال نہیں ملتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا سے نفرت نہ تھی لیکن دنیا کی چیزوں میں دل لگا کر اللہ تعالیٰ سے غافل نہیں ہونا چاہتے تھے۔

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا لباس بھی سادہ اور صاف ستھرا ہوتا تھا۔ اکثر چٹائی یا خالی زمین پر بھی آرام فرمالیتے۔ ہمارے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری زندگی شفقت اور سادگی کی بے شمار مثالوں سے بھری ہوئی ہے۔ ہم سب کو چاہیے کہ اپنے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو اپنے لیے نمونہ بنائیں۔ آپ کے بتائے ہوئے راستے پر چلیں اور اپنی دنیا اور آخرت کو سنوارنے کی کوشش کریں۔

الفاظ و معانی

شفقت مہربانی، محبت **ہم سایہ** پڑوسی **بلبلانا** تڑپنا، بے چین ہونا

۳. پہلے کام پھر آرام

کسی گاؤں میں ایک کسان رہتا تھا۔ وہ صبح صبح اپنے کھیت میں کام کے لیے جاتا اور شام کو لوٹ آتا۔ ایک مرتبہ وہ کھیت میں ہل چلا رہا تھا کہ اسے ایک ہیرا ملا۔ ہیرا پا کر کسان بہت خوش ہوا۔ وہ

سوچنے لگا، 'اس کو بیچ کر خوب روپیہ کماؤں گا اور شہر میں جا کر رہوں گا۔ اپنے بچوں کو پڑھا لکھا کر بڑا آدمی بناؤں گا۔'

کسان سیدھا جوہری کے پاس گیا۔ جوہری نے جب ہیرا دیکھا تو حیران رہ گیا۔ اس نے کسان سے پوچھا، ''تمھیں یہ ہیرا کہاں سے ملا؟'' کسان نے اسے پوری داستان سنادی۔ جوہری نے پوری کہانی سننے کے بعد کہا، ''میرے پاس اتنی رقم نہیں ہے کہ میں یہ ہیرا خرید سکوں۔ تم یہ ہیرا لے کر بادشاہ سلامت کے پاس جاؤ۔'' کسان وہاں سے بادشاہ سلامت کے دربار میں پہنچا۔ اسنے بادشاہ کو ساری حقیقت بتائی اور ہیرا بادشاہ کے سامنے رکھ دیا۔ ہیرا دیکھ کر بادشاہ حیران رہ گیا کیونکہ اس کے خزانے میں بھی اتنا قیمتی ہیرا نہیں تھا۔ کچھ دیر بادشاہ سوچتا رہا اور بولا، ''میرے خزانے میں قیمتی موتی اور اشرفیاں ہیں۔ میں تمھیں ایک گھنٹے کی مہلت دیتا ہوں۔ تم وہاں جا کر جو لینا چاہو لے لو۔'' کسان نے کہا، ''جیسا بادشاہ حکم دیں۔'' بادشاہ نے اپنے نوکر سے کہا، ''اسے خزانے والے کمرے میں پہنچادو اور ایک گھنٹے بعد باہر نکال دینا۔''

نوکر کسان کو خزانے کے کمرے میں لے گیا۔ کسان اتنا بڑا خزانہ دیکھ کر بہت خوش ہوا۔ وہاں ایک آرام دہ مخملی بستر بچھا ہوا تھا۔ کسان نے سوچا، 'ابھی بہت وقت ہے، پہلے تھوڑا آرام کرلوں پھر جو چاہوں گا، لے لوں گا۔' چنانچہ وہ بستر پر لیٹا اور اسے نیند آگئی۔ ایک گھنٹے کے بعد بادشاہ کا نوکر وہاں آیا اور اسے جگا کر کہا، ''اٹھو، ایک گھنٹہ ہو چکا ہے۔ اب باہر نکلو۔'' کسان نے کہا، ''ابھی تو میں نے یہاں سے کچھ بھی نہیں لیا۔ میں باہر نہیں جاؤں گا۔'' مگر نوکر نے کھینچ کر اسے خزانے کے کمرے سے باہر نکال دیا۔ کسان روتا ہوا بادشاہ کے پاس پہنچا اور ساری بات کہہ سنائی۔ بادشاہ نے کہا، ''بے وقوف! میں نے تمھیں ایک گھنٹہ دیا تھا، وہ تم نے سو کر گزار دیا۔ وقت کی قدر نہیں کی۔ جاؤ! اب دوبارہ کھیت میں کام کرو۔ یہی تمہارا نصیب ہے۔'' یہ سن کر کسان بہت رویا۔ اس کے سارے خواب ٹوٹ گئے تھے۔

اس کی حالت دیکھ کر بادشاہ کو اس پر ترس آگیا۔ اس نے کسان کو ڈھیر ساری اشرفیاں دیں اور کہا، ”وقت کی قدر کرنا سیکھو۔“

کسان بادشاہ کی رحم دلی پر بہت خوش ہوا۔ وہاں سے وہ اس ارادے کے ساتھ رخصت ہوا کہ اب ہمیشہ پہلے کام کروں گا پھر آرام۔

الفاظ و معانی

جوہری جواہرات پرکھنے والا، زیورات اصلی یا نقلی پرکھنے والا **رقم** قیمت، روپے پیسے **اشرفی** سونے کا سِکّہ
آرام دہ آرام دینے والا **مہلت** مدت، معیاد

❖

۴۔ گاندھی جی کی صفائی پسندی

گاندھی جی بہت صفائی پسند تھے۔ وہ خود بھی صاف ستھرے رہتے اور اپنے لباس کو بھی صاف ستھرا رکھتے تھے۔ انھیں گندے اور شکن پڑے ہوئے کپڑے پہننا سخت نا پسند تھا۔ وہ جب چھوٹے تھے تو اپنی ململ کی دھوتی کو صاف دھونے میں دوسرے بچوں سے بازی لے جاتے۔ خود کنویں سے پانی لاتے اور دھوتی کو خوب رگڑ رگڑ کر دھوتے۔

انھیں ساری زندگی اپنے لباس کو صاف ستھرا رکھنے کا بڑا خیال رہا۔ وہ بیرسٹر بننے کے بعد جنوبی افریقہ گئے۔ وہاں مقدمات کی پیروی کے سلسلے میں عدالت جاتے وقت وہ یورپی لباس پہنا کرتے تھے۔ انھیں ہر روز اپنی قمیص میں ایک صاف کالر لگانا ہوتا تھا۔ اس لیے کپڑوں کی دھلائی پر کافی روپے خرچ ہوجاتے تھے۔ اس کے علاوہ دھوبی دھلے ہوئے کپڑے اکثر دیر سے دیتا تھا جس کی وجہ سے انھیں بڑی پریشانی اٹھانی پڑتی تھی۔ اس پریشانی پر قابو پانے کے لیے کئی جوڑے سلوانے پڑتے تھے جن پر اچھی خاصی رقم خرچ ہوجاتی اور مسئلہ بھی حل نہ ہوتا تھا۔

گاندھی جی کسی طرح اپنے اخراجات کم کرنا چاہتے تھے۔ آخر ایک دن ان کے ذہن میں یہ بات آئی کہ اپنے کپڑے خود ہی کیوں نہ دھوئے جائیں۔ پھر سوچا ململ کی دھوتی یا چادر دھونا اور بات ہے اور قیمتی لباس دھونا اور بات۔ لیکن وہ تھے دُھن کے پکّے۔ ایک دن بازار سے کپڑے دھونے کا مکمل سامان لے آئے اور ساتھ ہی کپڑوں کی دھلائی سے متعلق ہدایت دینے والی کتاب بھی خریدی۔ کتاب کا بغور مطالعہ کیا، کپڑے دھونے کی ترکیبیں معلوم کیں اور پھر ان ترکیبوں پر عمل کرتے ہوئے کپڑے دھونے کی مہم کا آغاز کردیا۔ اس مہم میں انھوں

نے اپنی شریکِ حیات کستوربا کو بھی نہیں بخشا۔ انھیں بھی کپڑے دھونے کا فن سکھادیا۔

گاندھی جی کو دوسروں کے کپڑے دھونے میں بھی بالکل جھجک محسوس نہیں ہوتی تھی۔ ایک بار وہ کسی دولت مند کے مہمان ہوئے۔ جب وہ نہانے کے لیے غسل خانے میں گئے تو انھوں نے دیکھا کہ ایک دھوتی فرش پر پڑی ہے۔ نہا دھوکر جب فارغ ہوئے تو انھوں نے اپنی دھوتی کے ساتھ اس دھوتی کو بھی دھو دیا اور دھوپ میں سکھانے کے لیے باہر لے آئے۔ وہ سفید کپڑوں کو دھوپ میں ضرور سکھایا کرتے تھے، کیونکہ دھوپ جراثیم کو مارتی ہے اور کپڑوں میں چمک بھی پیدا کرتی ہے۔ ایک وقت کی بات ہے۔

گاندھی جی کو دھوتیاں پھیلاتے دیکھ کر میزبان بہت شرمندہ ہوئے اور بولے، ''باپو جی! یہ آپ کیا کررہے ہیں؟'' گاندھی جی نے مسکراتے ہوئے کہا ''بھائی! دھوتی کچھ میلی ہوگئی تھی اس لیے میں نے اسے بھی دھو دیا۔ چیزوں کو صاف رکھنے کے لیے تھوڑی محنت کرنے میں مجھے شرم نہیں محسوس ہوتی۔''

بوڑھے ہوجانے کے باوجود وہ جیل میں اکثر اپنی دھوتی، رومال اور انگوچھا دھولیا کرتے تھے۔ آغا خاں پیلس میں کستوربا جب بیمار ہوئیں تو گاندھی جی ان کے استعمال کیے ہوئے رومال وغیرہ بھی دھو ڈالتے تھے۔

گاندھی جی صحیح معنوں میں نفاست اور صفائی پسندی کی جیتی جاگتی تصویر تھے۔

الفاظ و معانی

شکن سلوٹ **بازی لے جانا** جیت جانا **بیرسٹر** وکیل **کالر لگانا** یورپی لباس میں قمیص کا کالر اکثر الگ سے لگایا جاتا ہے **اخراجات** خرچ **شریک حیات** بیوی **دولت مند** مالدار **فرش** زمین **انگوچھا** تولیہ یا لنگی کے طور پر استعمال کرنے کا کپڑا **مہم** مشکل کام **نفاست** صفائی

❖